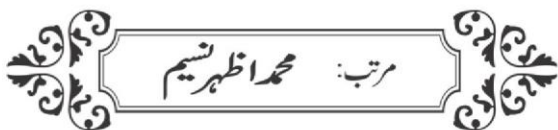


وہ (خدا) بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے

القرآن - سورۃ البروج - آیت ۱۴



ریجنل آفیسر، ٹی وی او، صوبائی ہیڈ کوارٹر آفس، لاہور۔

بانی صدر آرفنز ڈیوپلپمنٹ آرگنائزیشن، تحصیل شورکوٹ

0300-5312929, 0336-0603214

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

کتاب کا نام:----- اُمیدِ مَغفَرَت

مرتب:----- محمد اظہر نسیم

اشاعت: اول----- نومبر 2017

تعداد:----- 500

پرنٹرز:----- علی گرافکس اینڈ پریس، لاہور

☆ اس کتاب کی کوئی قیمت نہ ہے اور یہ قابل فروخت نہیں۔

☆ کوئی بھی شخص اس کو دنیاوی منافع کیلئے فروخت نہیں کر سکتا۔

☆ البتہ کوئی درد دل رکھنے والا مسلمان اس کی پرنٹنگ کروا کے لوگوں کے مستفید

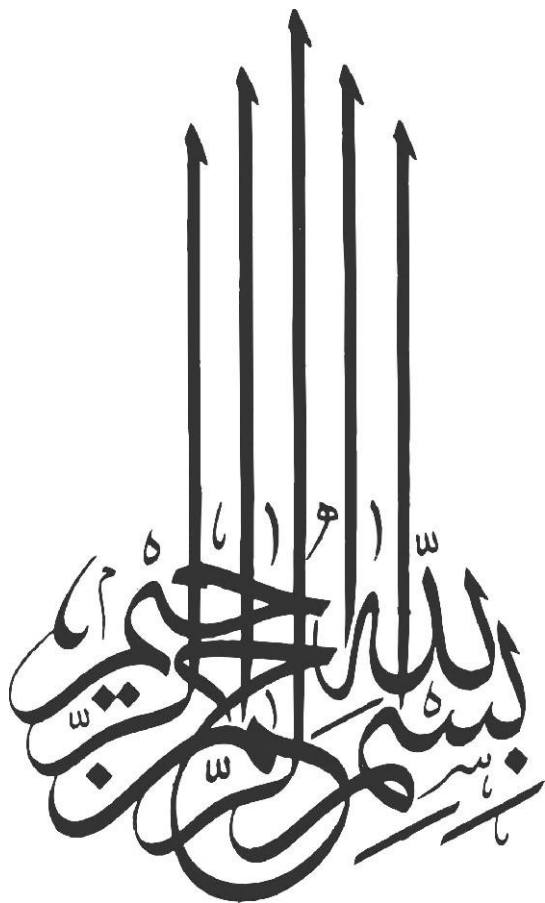
ہونے کی غرض سے اور صدقہ جاریہ کے طور پر تر مفت تقسیم کر سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:

کتاب کے مفت حصول کیلئے مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

0300-5312929, 0336-0603214

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ه
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ه



أُمِيدِ مَغْفِرَت

انشاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اپنے آقا و سردار، باعث تخلیق کائنات، سرور انبیاء، فخر الرسل، شفیع محشر رسول کریم
 ﷺ کے حضور ایک امیدوار مغفرت کا نذرانہ اور آپ ﷺ کی وساطت اور
 وسیلہ بابرکت سے تمام امت محمدیہ ﷺ کی نذر۔

نذرِ عقیدت

کتاب ہذا کو انتہائی خلوص و عقیدت کے ساتھ اپنے محترم والدین
مرحومین و مغفورین کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں جن کی
محبت، تربیت، تعلیم اور پرورش نے مجھے، بے شمار کوتاہیوں کے
باوجود، درد دل، احساس، خدمت اور ادب و احترام کے جذبوں
سے روشناس کرایا۔

یا اللہ مجیب! دعا کرتا ہوں کہ زیر نظر کتاب کی اشاعت، جو تیری
توفیق کے بغیر ممکن نہ تھی، مسلمانوں کیلئے مفید اور نافع ہو اور اس کا
مطالعہ ہمارے لئے مغفرت الہی اور حب رسول کریم ﷺ کا
باعث ہو۔ آمین۔

محمد اظہر نسیم

حسن ترتیب

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
۱۔	دعا و حمد	8
۲۔	تقریظ (دیباچہ)	9
۳۔	اظہار تشکر	10
۴۔	پیش لفظ	12
۵۔	ذکر، محبت، رحمت، مغفرت الہی	14
۶۔	توفیق الہی	20
۷۔	مقام مصطفیٰ ﷺ	23
۸۔	درود پاک ﷺ اور شہد کی مکھیاں	24
۹۔	عاجزی و انکساری	26
۱۰۔	ناامید نہیں ہرگز، خطا کے پتلے ہیں	27
۱۱۔	اتباع رسول کریم ﷺ اور ہماری زندگی	34
۱۲۔	دنیا میں جنت	46
۱۳۔	ضرورت مندوں کی مدد، کار خیر اور بھلائی	49
۱۴۔	دنیاوی زندگی اور لمحہ فکریہ؟	55
۱۵۔	مسلمان عورتیں تو شہزادیاں ہیں!	58

-

دعا و حمد

یا اللہ رحیم، یا اللہ مجیب، یا حی یا قیوم

طالب دعا: محمد انظر نسیم

دعا مانگتا ہوں، پناہ مانگتا ہوں
 رحم مانگتا ہوں، کرم مانگتا ہوں
 اے رب۔ جو تو بہتر جانتا ہے
 اے رب۔ جو تو چاہتا ہے
 اے رب۔ رزق تیرے شایان شان مانگتا ہوں
 اے رب تیری ہی امان چاہتا ہوں
 اے رب۔ تیری ہی توجہ چاہتا ہوں
 اے رب۔ بچنے کی توفیق مانگتا ہوں
 اے رب۔ تیری پناہ مانگتا ہوں
 دعا مانگتا ہوں، پناہ مانگتا ہوں
 رحم مانگتا ہوں، کرم مانگتا ہوں
 اے رب۔ تجھ سے توفیق تو بہ مانگتا ہوں
 اے رب یہی چاہتا ہوں، یہی مانگتا ہوں
 اے رب اپنے والدین کی مغفرت کی دعا مانگتا ہوں

میرے مالک، میرے خالق، میرے اللہ
 تو رحیم ہے، کریم ہے، عظیم ہے
 کر دے موافق مجھ کو ہر اس چیز کے
 عطا کر دے مجھ کو وہ توفیق، ہمت و عاجزی
 بری قسمت و محتاجی سے بچالے مجھ کو
 کر دے دور بلائیں، مصیبتیں اور بیماریاں مجھ سے
 کر دے بے نیاز مجھ کو دنیا سے
 حسد، کینہ، بغض، غیبت، تکبر، ریاکاری، بخل سے
 شر نفسی اور شر شیطان سے میں
 میرے مالک، میرے خالق، میرے اللہ
 تو رحیم ہے، کریم ہے، عظیم ہے
 گناہ گار ہوں مگر امتی تو تیرے محبوب ﷺ کا ہوں
 کر دے معاف خطائیں، مٹا دے گناہ میرے
 تیری رحمت، تیری عظمت، تیری بزرگی کے واسطے

تقریظ

یہ بات خوش آئند ہے کہ محمد اظہر نسیم جیسے لکھاری کا ذہن میرے حضور ﷺ کی محبت کی مہکار بھی رکھتا ہے اور تعلیمات مصطفیٰ ﷺ کی نورانی بہار بھی۔ اس تحریر میں میں نے یہ مہکار بھی اور بہار بھی محسوس کی ہے۔ کوئی بھی مصنف جب کسی دنیاوی چیز کے بارے میں لکھتا ہے تو اس چیز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے مگر جب کوئی قلم کار پیغمبر اسلام نبی کریم ﷺ اور تعلیمات اسلام پر قلم کشائی کرتا ہے تو اس کی اس تحریر کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ مصنف نے دینی موضوعات پر قلم کشائی کر کے اپنی تحریر کی اہمیت بڑھائی ہے۔ مصنف کی ساری تحریریں اصلاحی، فکری اور سبق آموز (didactic) ہیں۔ محمد اظہر نسیم حقیقت میں امت محمدیہ ﷺ کا غم اور درد اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں۔ کبھی تحریریں کر کے امت کے دکھوں کا مداوا کرنے کی کوشش کرتے اور کبھی آرننز ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ODO) کی بنیاد رکھنے کی کوششیں کر کے یتیموں کے سروں پر دست شفقت رکھنے اور رکھوانے کیلئے کوشاں ہیں۔ ایسے کام اپنے زور بازو سے نہیں ہوتے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کی رحمت کے وسیلے محمد اظہر نسیم کی کاوش کو قبول فرمائے۔ (آمین)

فقیہہ شہر نے تہمت لگائی ہے اظہر پہ
کہ یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے

پروفیسر ڈاکٹر عبد الماجد حمید مشرقی بانی و چیف آرگنائزر، مشرق سائنس کالج

سرپرست اعلیٰ، آرننز ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ODO)

سرپرست اعلیٰ، المصطفیٰ مرکز، تحصیل شیخوپورہ

اظہار تشکر

میں اپنے رب تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں اور رحمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں۔ یہ مجھ پر میرے اللہ کا خاص کرم ہوا ہے کہ مجھے اس کتاب کو مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور بہت ساری آسانیاں پیدا فرمادیں۔
الحمد للہ رب العالمین۔

اور یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مجھ پر خاص عنایت ہے کہ میری اس پہلی کتاب کا دیباچہ (تقریظ) حضرت پروفیسر ڈاکٹر عبد الماجد حمید مشرقی صاحب نے تحریر کیا۔ آپ کی شفقت، راہنمائی اور حوصلہ افزائی میرے لئے قیمتی ترین سرمایہ حیات ہے۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ قارئین کی خدمت میں حضرت پروفیسر ڈاکٹر عبد الماجد حمید مشرقی صاحب کا تعارف پیش کروں۔ آپ قومی سطح پر ایک نہایت ایماندار، شفیق، باوقار اور درددل رکھنے والی شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ آپ نے لندن یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی اور اسلامیات، اردو، انگریزی اور پولیٹیکل سائنس میں ایم اے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد الماجد حمید مشرقی صاحب ایک محقق، اسلامک سکالر، پروفیسر اور عربی، اردو اور انگریزی زبانوں میں لکھی گئی بے شمار اسلامی تعلیمات کی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے قرآن کریم **The Light of** (Quraan) کے نام سے آسان انگریزی زبان میں ترجمہ اور تفسیر تحریر کیا ہے۔ آپ نے ایک مشہور زمانہ نعت شریف کی کتاب **(The Fragrance of Madina)** انگریزی زبان میں تحریر کی ہے جو کہ آپ کے نام کے ساتھ گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں درج ہو چکی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے محترم ڈاکٹر صاحب کو سب سے بڑے اس اعزاز سے نوازا ہے کہ آپ کو ۱۶ جولائی ۲۰۰۳ بروز بدھ روضہ رسول اللہ ﷺ کے نہ صرف اندر داخل ہونے بلکہ ۳ گھنٹے (صبح ۸ تا ۱۱ بجے) تک قدیم شریفین ﷺ میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنے اور دعائیں مانگنے کی عظیم سعادت نصیب ہوئی۔

آپ نے بے شمار بیرونی ملکوں کے دورے کر کے اسلامی لیکچر دیئے ہیں۔ آپ نے بہت سے نیشنل اور انٹرنیشنل ایوارڈز اور گولڈ میڈلز بھی جیت رکھے ہیں۔ آپ نے المشرق سائنس کالج کی بنیاد رکھی اور بے شمار فلاحی تنظیموں کی سرپرستی بھی کر رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ کریم آپ کے کارخیر، بھلائی، اسلامی

تعلیمات کی تبلیغ و ترویج اور امت کی راہنمائی کے کاموں میں دن گئی اور رات چو گئی ترقی اور برکتیں عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے علم اور تربیت سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں محترم رانا سلیم احمد خان صاحب، خادم و آرگنائزر المصطفیٰ مرکز، تحصیل شیخوپورہ، محترم عبدالصمد بن قاری عبدالملک (مرحوم) لاہور کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے بھی زیر نظر کتاب کی اشاعت میں میری بھرپور راہنمائی فرمائی۔

میں اپنے اہل و عیال، چھوٹے بہن بھائیوں محمد عامر نسیم، محمد مبشر نسیم اور عمارہ نسیم (جو میرے بچوں کی طرح ہیں) کا اپنے دل کی چاہتوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیشہ مجھ سے محبت اور میرے لئے دعا کی۔ میری ہمت بڑھائی، حوصلہ دیا اور تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

عاجز

محمد اظہر نسیم



پیش لفظ

تمام جہانوں کے رب تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ الحمد للہ ہم مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے اور رحمت اللعالمین نبی کریم ﷺ کے امتی ہیں۔

میں فقط خاک ہوں محمد ﷺ سے ہے نسبت میری

یہ ایک رشتہ ہے جو میری اوقات بدل دیتا ہے

میں ایک عام سا انسان ہوں جس کے نامہ اعمال میں بے شمار شرمندگی، کوتاہیاں، لغزشیں اور خطائیں ہیں۔ مجھ میں اتنی جرأت نہیں ہے، نہ ہی قابلیت اور اہلیت اور نہ اوقات کہ اپنے مالک و خالق اللہ رب زو الجلال والا کرام اور اپنے آقا و سر دار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں اور رفعتوں پر کچھ تحریر کر سکوں۔ مگر یہ کیسے بھول جاؤں کہ رب تعالیٰ کی توفیق، عطا اور رحمت ہی تو ہے جس نے میرے دل و دماغ میں ارادہ پیدا کیا اور ایک کوشش کرنے کی توفیق اور آسانی سے نوازا۔ دعا ہے کہ یہ ادنیٰ سی کوشش صدقہ جاریہ کے طور پر قبول ہو جائے اور میری اور میرے محترم والدین مرحومین کی مغفرت و بخشش کا ساماں ہو جائے۔ میں تحریری ضابطوں اور قاعدوں سے نابلد ہوں اور نہ ہی اس کا سلیقہ ہے۔ لیکن بہت سالوں سے یہ نیت اور خواہش تھی کہ بھلائی کیلئے کچھ تحریر کروں۔ روزانہ اخبار، کالم پڑھنا اور خبریں سننا میری والدہ محترمہ مرحومہ کا معمول تھا، میری خواہش تھی کہ میری والدہ اسی طرح میری تحریر و مضامین پڑھیں۔ اپنی پیاری امی جان سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔ انھوں نے دعا کر دی۔ رب زو الجلال والا کرام نے قبولیت بخشی اور میرے مضامین اخباروں میں شائع ہوتے چلے گئے۔ مگر افسوس میری پیاری ماں اپنی زندگی میں میری تحریروں کو نہ پڑھ سکیں اور وہ ۲۰۱۵ میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے زیر نظر کتاب کی تحریر و ترتیب اور اشاعت کیلئے توفیق، اہلیت، وسائل، فرصت، دلچسپی، دلجمعی، استقامت اور آسانی عطا فرمائی اور خداوند کریم کی رحمت خاص اور ماں کی دعاؤں کے سبب

میری مرتب کردہ پہلی کتاب اب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور میری طرف سے یہ کتاب اس ماہ

ربیع الاول شریف میں آپ کیلئے ایک بہترین تحفہ ہے۔

موضع کتاب کی مناسبت سے لکھے ہوئے اپنے شائع شدہ چار مضامین "ناامید نہیں ہرگز، گرچہ خطا کے پتلے ہیں"، "اتباع رسول کریم ﷺ اور ہماری زندگی"، "دنیا میں جنت" اور "پاکستان رب کا تحفہ ہے" خاص طور پر اس کتاب میں شامل کیئے گئے ہیں جو کہ یقیناً آپ کے ذوق مطالعہ کا مرکز ہوں گے۔ دلوں کے سکون کی اور امید مغفرت کیلئے ان مضامین کے علاوہ کچھ منتخب احکامات الہی، احادیث قدسیہ، فرامین عالیشان نبی کریم ﷺ اور چند دیگر دلچسپ تحریروں اور باتوں سے بھی اس کتاب "امید مغفرت" کو زینت بخشی گئی ہے تاکہ اس کا آسان اور دلچسپ پیغام قارئین کے دلوں میں اتر جائے اور اس کے مطالعے سے ہمارے دل رسول کریم ﷺ کی محبت، عشق اور اتباع سے مہک اٹھیں۔ تمام مستفیدین سے مصنف و مرتب اور ناشرین اور قارئین، ان کے والدین، احباب و اکرام، رشتہ داروں، عزیز و اقارب، اولاد، اساتذہ کرام اور متعلقین و معاونین کی دونوں جہانوں میں کامیابی کی دعا کی درخواست ہے۔

یا اللہ کریم! اس کتاب کی تحریر، ترتیب اور اشاعت میں کسی بھی قسم کی لغزش، کمی، کوتاہی، لاپرواہی اور غلطی کی سچے دل سے معافی مانگتا ہوں۔ یا اللہ رحیم! تو دلوں کی نیتوں سے واقف اور خطاؤں کو معاف کرنے والا ہے۔ یا اللہ کریم! ہم سب کو خوشنودی و رحمت الہی اور عشق و اتباع رسول کریم ﷺ سے فیضیاب کر دیجئے۔ آمین۔

عاجز: محمد اظہر نسیم

یکم ربیع الاول ۱۴۳۹ھ



ذکر، محبت، رحمت، مغفرت الہی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے افضل ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ہے۔ (ابن ماجہ)
 سب سے افضل کلام سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 ہے۔ (احمد)

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

یہ کلمے رحمن کو بہت پیارے اور زبان پر ہلے پھلے (لیکن قیامت کے دن) ترازو میں بہت بھاری ہوں گے۔ (صحیح بخاری)۔

احادیث قدسیہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہے اور میرا بندہ جو مجھ سے سوال کرے وہ اس کیلئے ہے جب کوئی بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ تو خدا کہتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی اور میری اور شرافت کا اظہار کیا اور جب بندہ کہتا ہے اِيَاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَاكَ نَسْتَعِينُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان نصفاً نصفی ہے اور میرا بندہ جو طلب کرے وہ اس کیلئے ہے اور جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ط تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کا حصہ ہے اور میرا بندہ جو مجھ سے سوال کرے وہ اس کیلئے ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ تم میں سے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا

امت سے کہہ دو کہ وہ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** کو دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام اور دس مرتبہ سوتے وقت پڑھ لیا کرے سوتے وقت میں اس کو دنیا کے مصائب سے محفوظ رکھوں گا اور شام کو شیطان کے مکر سے اور صبح کو اپنے غضب سے بچاؤں گا۔ (دیلمی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا اور میرے ساتھ کسے چیز کو شریک نہ کرے گا تو میں تیری مغفرت اور بخشش کرتا رہوں گا، تو اگر آسمان اور زمین سے لبریز خطائیں لے کر میرے سامنے آئے گا تو میں اسی مقدار میں بخشش اور مغفرت لے کر تیرا استقبال کروں گا، اور تیرے گناہ معاف کر دوں گا اور کچھ پرواہ نہ کروں گا۔ (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی کی میں اسے لڑائی کا چیلنج دیتا ہوں۔ جو میرا بندہ کسی میری محبوب چیز کے ذریعے میرا قرب چاہتا ہے تو وہ فرائض ہیں جو میں نے اس پر عائد کئے ہیں۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کی ٹانگ بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور دوں گا۔ اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں ضرور اسے اپنی پناہ میں لے لوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے حجتاً، استدلالاً، ذکر کو تلاش کرے، ترہیز، اور جہاں کہیں وہ کسی قوم کو ذکر الہی میں

موجود ہے یہ تمام فرشتے اس مجلس کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک اوپر تلے ان کا اجتماع ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے سوال کرتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے، میرے بندے کیا کہہ رہے تھے فرشتے عرض کرتے ہیں الہی تیری پاکی تیری بڑائی حمد اور تیری بزرگی بیان کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا ان بندوں نے مجھ کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں خدا کی قسم تجھ کو دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر مجھ کو دیکھ لیں تو پھر کیا حال ہو، فرشتے عرض کرتے ہیں اگر تجھ کو دیکھ لیں تو اور بھی زیادہ تیری تسبیح اور تیری بزرگی کا اظہار کریں، پھر ارشاد ہوتا ہے یہ بندے کیا چیز طلب کر رہے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں آپ سے جنت مانگ رہے تھے ارشاد ہوتا ہے کیا جنت کو انھوں نے دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں خدا کی قسم انھوں نے جنت کو نہیں دیکھا، ارشاد ہوتا ہے اگر جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو اس کی طلب اور اس کی رغبت اور اس کی حرص بہت زیادہ کریں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے یہ بندے کس چیز سے پناہ مانگتے تھے فرشتے عرض کرتے ہیں دوزخ کی آگ سے پناہ مانگ رہے تھے ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے آگ کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں خدا کی قسم انھوں نے دوزخ کی آگ کو نہیں دیکھا ہے ارشاد ہوتا ہے اگر وہ دیکھ لیں تو کیا کیفیت ہو فرشتے عرض کرتے ہیں اگر آگ کو دیکھ لیں تو ان کا ڈر اور خوف اور زیادہ ہو جائے اور دوزخ سے اور زیادہ بھاگیں پھر ارشاد ہوتا ہے میرے ملائک میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی۔ اس بشارت کو سن کر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے فلاں شخص ان ذکر کرنے والوں میں سے نہیں ہے وہ تو اپنی کسی ضرورت اور حاجت کو آیا تھا ان ذکر کرنے والوں کو دیکھ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا ارشاد ہوتا ہے یہ ذکر کرنے والے اس مرتبہ کے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔ (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی خاموشی کے ساتھ اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر

کسی جماعت میں بیٹھ کر مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی ایک ایسی جماعت میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں جو جماعت اس بندے کی جماعت سے بہتر اور برتر ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قرب حاصل کرتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب کوئی بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر کوئی بندہ میری طرف آہستہ آہستہ چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

مطلب یہ ہے جو بندہ ہم سے اچھی امید رکھتا ہے ہم بھی اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرتے ہیں۔ سبحان اللہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور میں نے ظلم کو تمہارے لئے بھی حرام کر دیا ہے تم بھی آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو، اے میرے بندو تم سب راہ سے بھٹکے ہوئے ہو مگر وہ شخص جس کو میں نے راہ دکھائی۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو! میں تم کو راہ دکھاؤں گا اور تمہاری راہنمائی کروں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر وہ شخص جس کو میں کھانا کھلا دوں تم مجھ سے روزی طلب کیا کرو میں تم کو رزق دوں گا، اے میرے بندو تم سب برہنہ اور ننگے ہو مگر وہ شخص جس کو میں کپڑے پہنا دوں، تم مجھ سے لباس کی طلب کرو میں تم کو لباس عطا کروں گا، اے میرے بندو تم دن رات خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہ اور خطائیں بخشا کرتا ہوں سو تم مجھ سے ہی بخشش طلب کیا کرو تاکہ میں تم کو معاف کر دیا کروں، اے میرے بندو! تم کو یہ طاقت نہیں کہ تم مجھ کو کوئی نقصان پہنچا سکو نہ تم کو میرے نفع پہنچانے کی قدرت ہے کہ تم مجھ کو نفع پہنچا سکو، اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جنات سب کے سب ایک بڑے متقی اور پرہیزگار شخص کے قلب کی طرح ہو جائیں، تو میری حکومت اور میرے ملک میں کچھ زیادتی نہ ہو جائے گی۔ اے میرے بندو! اگر

میرے بندو! اگر تمہارے پچھلے اور پہلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جنات سب ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے اپنی حاجتیں اور مرادیں طلب کریں اور میں ہر شخص کو اس کی مراد عطا کر دوں اور بیک وقت جملہ مخلوق کے سوال اور حاجتیں پوری کر دوں تو میرے ان خزانوں میں سے جو میرے پاس ہیں اتنی بھی کمی نہیں ہوگی جیسے کوئی ایک سوئی سمندر میں ڈبو کر نکال لینے سے سمندر میں کمی ہوتی ہو۔ اے میرے بندو! تمہارے تمام اعمال میں شمار کر کے اور گن کر محفوظ رکھتا ہوں، پس جو شخص بدلے کے وقت خیر اور بھلائی پائے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اس کی خوبیاں بیان کرے اور جو بدلے کے وقت خیر اور بھلائی کے خلاف پائے تو اپنے نفس اور جان کے علاوہ کسی دوسرے کو ملامت نہ کرے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں، جب کوئی بندہ گناہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے اس گناہ کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا ہے پھر جب تک خدا چاہتا ہے بندہ گناہ سے بچا رہتا ہے پھر یہ بندہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور مغفرت کی درخواست کرتا رہے، اے میرے رب مجھ سے گناہ ہو گیا آپ اس کو معاف کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ اس درخواست کے جواب میں پھر وہی فرماتا ہے کیا میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ پر سزا دیتا ہے میں نے اس کو معاف کر دیا اس معافی کے بعد بندہ کچھ زمانہ تک جس کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے گناہ سے بچا رہتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب مجھ سے قصور ہو گیا تو اس کو معاف کر دے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہ کو بخش دیتا ہے اور گناہ پر عذاب بھی کرتا ہے میں نے اس بندے کی مغفرت کر دی اس کا جو جی چاہے کرے۔ (بخاری، مسلم)

سبحان اللہ۔ مطلب یہ ہے کہ گناہ گار جب تک استغفار اور توبہ کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو معاف کرتا

توبہ اور استغفار

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول کریم ﷺ نے شیطان رجیم نے حضرت حق کی جانب میں عرض کی مجھے تیری عزت کی قسم جب تک تیرے بندوں کی روح ان کے جسم میں رہے گی میں ان کو بہکا تا رہوں گا اور گمراہ کرتا رہوں گا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور جلال اور بلند مرتبہ کی قسم جب تک میرے بندے مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا۔ (احمد)

بحوالہ کتاب احادیث قدسیہ، اللہ کی باتیں

حسب ارشاد: حضرت سید عبدالوہاب شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف و ترجمہ: حضرت مولانا احمد سعید دہلوی صاحب

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ -

ترجمہ: میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے، وہ (اللہ) کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی، زندہ کائنات کا نگران، اور میں توبہ کرتا ہوں اسی کے حضور۔



توفیق الہی

حضرت بازید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں شروع شروع میں تین چیزیں سوچا کرتا تھا کہ ۱۔ میں اللہ سے محبت کرتا ہوں ۲۔ میں اللہ کو طلب کرتا ہوں / چاہتا ہوں ۳۔ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں۔ وہ اپنے عشاق سے ملنے کا عشاق سے بھی زیادہ مشتاق ہے۔

حضرت بازید بسطامی مدید فرماتے ہیں "کہ وقت آیا، پردے اٹھتے گئے اور یہ حقیقت مجھ پر آشکار ہوتی گئی کہ ان تینوں سوچوں میں میری غلطی تھی۔ میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا کہ پہلے اس نے مجھ سے محبت کی، اس کی محبت کی کرن نے مجھ میں محبت پیدا کر دی اور اس کی محبت کی توفیق سے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے مجھے پہلے چاہا، اس کی چاہت کے فیض سے میں بھی اس کو چاہنے لگا۔ اس نے پہلے میرا ذکر کیا، اس کی یاد سے میرا دل اس کو یاد کرنے کے قابل ہوا۔"

عرفہ میکدہ عشق مقامی ست بلند سر بلند آنکہ در آن مصطبہ جابی دارد

ترجمہ: میکدہ عشق کا عرفہ ایک بلند مقام ہے،

وہ شخص سر بلند ہے جو اس میخانے میں کوئی جگہ رکھتا ہے۔

اگر اللہ کا امر پہلے نہ ہو تو بندہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جب اور جسے وہ چاہتا گیا وہ یہاں آتا گیا۔ لہذا سب اس کے حضور شکر گزار ہوں، سجدہ شکر بجالائیں کہ اس نے بلالیا اور اس کے بلانے پر آگئے۔ سوال یہ ہے کہ رب نے بلالیا اور اس نے اپنا دروازہ آپ کیلئے کھلا رکھا تو کیا خالی ہاتھ لوٹانے کیلئے آپ کو بلایا؟ کیا کوئی سخی ایسا کرتا ہے کہ بلائے اور کچھ عطا نہ کرے؟ پس اس نے کچھ نہ کچھ دینے کیلئے بلایا ہے، وہ کیا دے گا؟ یہ اس پر چھوڑ دیں۔ اس لئے کہ سب سے بہترین طلب وہ ہے جو دینے والے پر چھوڑ دی جائے۔ وہ پوچھتا ہے کیا مانگتے ہو؟ جواب دیا جائے مولیٰ جو تو چاہے۔

تو از عذاب خدا ما از مغفرت گوئیم نگاہ کن تو کجا بی و ما کجا واعظ

کہاں ہے اور ہم کہاں ہیں۔۔۔ صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم۔

الفتح الربانی حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بشکریہ جناب غلام محمود نقشبندی شازلی صاب اسلام آباد

کوشش کی ہے کہ اصل راز سمجھ آ جائے۔ اگر ہم اچھا رزق کماتے ہیں تو یقین جانیں اس میں ہماری ذہانت یا صلاحتیوں کا کوئی کمال نہیں، بڑے بڑے عقل کے پہاڑ خاک چھان رہے ہیں، اگر ہم کسی بڑی بیماری سے بچے ہوئے ہیں تو اس میں ہماری خوراک یا حفظانِ صحت کی اختیار کردہ احتیاطی تدابیر کا کوئی دخل نہیں، اپنی صحت کی حساسیت کے حوالے سے بڑے بڑے محطاط اور مال دار لوگ چند دنوں اور چند ہفتوں میں ہی بڑی بڑی موذی اور انہونی بیماریوں کا شکار ہو کر دنیا سے کوچ کر گئے، بڑی بڑی تدابیر کرنے والوں کی تدبیریں الٹ گئیں اور وہ منہ مٹکتے رہ گئے۔ اگر ہماری اولاد سرکش اور بے ادب نہیں، ہماری فرمانبردار اور تابعدار ہے، ہمارے خاندان کی بیٹیاں اور بیٹے باحیا، باکردار اور مہذب ہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہ لیں کہ اس میں ہماری تربیت و تعلیم کا عمل دخل ہے، کیونکہ بیٹا تو نبی کا بھی بگڑ سکتا ہے اور بیوی تو پیغمبر کی بھی نافرمان ہو سکتی ہے، وقت کے بڑے بڑے قابل، نامور اور دلدادہ لوگوں کو ان کے اپنے ہی بچے ایدھی ہو مزی یا پھر سڑکوں کے فٹ پاتھوں پر تڑپنے اور سکنے کیلئے چھوڑ گئے۔ اگر ہمارے پاس بے بہا مال و دولت ہے تو کوئی مثال دینے کی ضرورت نہیں کہ وقت کے مشہور اور نامور دولت مند، صنعت کار، کاروباری حضرات، زمینوں، کارخانوں، محلوں، پلاٹوں اور گاڑیوں کے مالک پل بھر میں خالی ہاتھ ہو گئے، اگر ہمارا کبھی نقصان نہیں ہوا، چوری نہیں ہوئی، ڈاکہ نہیں ڈالا، دکانوں اور فیکٹریوں میں آگ نہیں لگی، برے حادثات سے بال بال بچ گئے، تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہم بہت چالاک، چونکا، ہوشیار اور قابل ہیں بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں ان بلاؤں، مصیبتوں، آفتوں سے محفوظ رکھا۔ غرضیکہ ہمارے پاس رب تعالیٰ کی جو عظیم نعمتیں ہیں، ہم جو کچھ بھی

کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض کی بہتر سے بہتر شکل میں ادائیگی اور بے مالوں، غریبوں، یتیموں، مسکینوں، محتاجوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے توفیق کی دعا و اپنی کوشش اور عمل کو جاری رکھنا چاہئے کیونکہ کوشش اور عمل ہی تو اصل کسوٹی ہے۔ اور توفیق دینا اور عطا کرنا تو اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور اس کا کام ہے اور وہی بہتر جانتا ہے۔ **اللہ اکبر۔**

حدیث قدسی

حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میری قضا و قدر میرے فیصلے اور میری مقرر کی ہوئی قسمت سے راضی نہیں ہے اس کو چاہئے کہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کر لے۔

(طبرانی، ابن حبان، بیہقی، ابن النجار)

"حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا حضور ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور فرمایا اے صدیق اکبر "میری حقیقت اور میرے رتبے کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا"۔ (صحاح ستہ)

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفیٰ جانیں
مقام مصطفیٰ کیا ہے محمد کا خدا جانے



بشکریہ پروفیسر ڈاکٹر عبد الماجد حمید مشرقی صاحب

درو پاک ﷺ اور شہد کی مکھیاں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر

، اے ایمان والو تم بھی ان پر خوب درود و سلام بھیجا کرو"

القرآن۔ سورۃ احزاب، آیت ۵۶

ایک دن آقائے دو جہاں ﷺ اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کیلئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ "یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھا لو۔" جب کھانا کھانے لگے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! روٹی کے ساتھ سالن نہیں ہے۔" پھر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے جھنھناتی ہے۔ عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام (رضوان اللہ عنہم) کے پاس سالن نہیں حالانکہ یہاں قریہ غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے کیونکہ یہ تو اسے لائیں سکتیں۔" پھر فرمایا: پیارے علی (رضی اللہ عنہ)! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔"

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لیے وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے شہد صاف مصفا نچوڑ لیا اور دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرمادیا۔ جب صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور جھنھنا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اس سے سوال کیا ہے اور یہ اس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور

ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا! یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے اور ہم اس کے تابع ہیں، جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر درد پاک پڑھنا شروع کر دیتا ہے اور ہم بھی اسی کے ساتھ مل کر درد پاک پڑھتی ہیں تو وہ بد مزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درد پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی رحمت و برکت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔ " اگر درد پاک ﷺ کی برکت سے کڑوے اور بد مزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی شیرینی میں بدل سکتی ہے تو درد پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

(مقاصد السالکین، صفحہ ۵۳)

حدیث قدسی

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ کے چہرہ مبارک سے خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے آپ نے فرمایا میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے تھے انھوں نے مجھ سے کہا آپ کا رب فرماتا ہے اے محمد ﷺ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری امت میں سے کوئی شخص جب تم پر ایک دفعہ درد بھیجے تو میں اس کے بدلے میں اس شخص پر دس بار رحمت بھیجوں اور جو شخص تم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔ (نسائی۔ داری)

عاجزی وانکساری

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر جھک جانے یعنی (عاجزی اختیار کرنے سے) تمہاری عزت گھٹ جائے تو قیامت کے دن مجھ سے لے لینا"۔ مسلم حدیث نمبر ۷۸۴

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

مٹی جیا ہو فرید مٹی جیا نہ کوئی

چیونداں تیرے پیراں تلے مویاں اپر ہوئی

حضرت پیر نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ

اتنا نہ اکڑ، نہ جزبات میں رہ

حد سے نہ گزر دائرہ ذات میں رہ

اک قطرہ ناپاک نسب ہے تیرا

اوقات یہی ہے تیری اوقات میں رہ

ہماری زندگی کتنی بدل جائے اگر ہم اس بات کو مان جائیں کہ نرمی سے بات کرنے کا مطلب بیوقوفی اور کمزوری نہیں بلکہ عاجزی اور اعلیٰ ظرفی ہے۔

نامید نہیں ہر گز، گرچہ خطا کے پتلے ہیں۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے وہ رحمن ہے رحیم ہے صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کی مدد کے طلب گار ہیں۔ وہ ایک ہے۔ بے نیاز ہے۔ وحدہ لا شریک ہے، سب کچھ اسی کا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ساری بادشاہی اسی کی ہے۔ وہ اول و آخر کا رب ہے نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ اس کی انتہا۔ جو عرش مجید پر جلوہ افروز ہے۔ عظمتوں میں عظیم، اپنی مخلوق پر مہربانی اور رحم کرنے والا ہے۔ جس نے سات آسمان، سورج، چاند اور ستارے بنائے اور حکم ربی کے تابع کر دیا۔ صبح دوپہر شام اور دن رات کو پیدا کیا، زمین پیدا کی، پیدائش کے وقت ہلتی ہوئی زمین پر پہاڑ پیوست کر کے اس کو ٹھہرا دیا، پانی کو بہا دیا، درختوں اور کھیتوں کو اگا دیا۔ جن، چرند، پرند اور چوپایوں کو پیدا کیا اور زمین پر پھیلا دیا۔ زمین و آسمانوں کی ہر چیز اسی کی ہے۔ غرضیکہ اللہ رب ذوالجلال والا کرام نے بے شمار مخلوق تخلیق کی اور زندگی اور موت پیدا کر کے رعنائیوں سے بھرپور نظام کائنات وضع کر دیا۔ مٹی سے بے مثل اعضاء پر مشتمل حسین ترین مجسمہ بنا کے اور پھر اس میں روح پھونک کر اسے آزمانے، جزا و سزا دینے، اس کے گناہوں کو معاف کرنے اور پھر اس پر رحم کرنے کیلئے اپنا پیارا اور خوبصورت بندہ بنا دیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ تمام مخلوق میں سے جو حسن و صورت، جو مقام و مرتبہ، جو عقل و شعور، جو دسترس اور جتنی بے شمار صلاحیتیں اور نعمتیں عطا کر کے جتنا شرف انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بخشا کائنات کی کسی اور مخلوق کو اس سے محروم رکھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے سب سے زیادہ جوابدہ بھی انسان کو ہی ہونا ہے اور اسی لئے ہی ہر انسان کو دنیاوی عارضی زندگی کی کڑی ترین آزمائشوں، پریشانیوں، مصیبتوں اور بیماریوں سے گزرا کر اس کے صبر کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ نعمتیں بے بہا عطا کی ہیں ہیں تو امتحانات بھی تو اتنے ہی کڑے ہوں گے۔ اسی لئے تو شاید رب تعالیٰ نے انسان کو ورغلائے، بہکانے اور سیدھے راستے سے بھٹکا دینے کی شیطان کو ضد اور سرکشی کی جرأت بھی عطا کر دی اور پھر اپنے پیارے بندے کو استغفار کرنے کی تسبیح عنایت کر کے شیطان، مردود کے وار کو حکا نے اور زندگی کے ان کڑے

آسمانوں کو ستاروں سے آراستہ کر کے شیاطین کی مار کا بندوبست فرمایا بلکہ خناسی و سوسوں اور مخلوق کے شر سے اپنے بندے کو پناہ میں لینے کیلئے سورۃ الفلق اور الناس کا سبق بھی پڑھایا۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔

ارشاد خداوندی ہے:

"بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں سارا ملک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزت والا بخشش والا ہے"۔ القرآن۔ سورۃ الملک آیات (۱-۲)۔

مشیت ایزدی کے اسی حقیقی امتحان میں اپنے بندے کی دائمی وابدی کامیابی کے حصول کی خاطر اور بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لانے کیلئے ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہی انسانوں میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو مبعوث فرمایا اور پھر اپنے تخلیق و تکمیل کائنات کے اذلی وابدی ارادے کو آشکار کرتے ہوئے اپنے حبیب اور ہمارے پیارے آقا و سردار، سرور انبیاء، شفیع محشر، سراج منیر، نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو گواہ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیج کے سلسلہ نبوت کو ہی ختم کر دیا۔ آپ ﷺ کے دین کو دوسرے تمام دینوں پر غالب کر کے آپ ﷺ کی شریعت کو برحق اور سچ کر دیا۔

تاقیامت راہنمائی کیلئے روشن قرآن کریم جیسا حکمت و نور سے لبریز معجزاتی کلام عطا کر کے دنیا و آخرت دونوں جگہوں پر آپ ﷺ کا ذکر بلند کر دیا اور تکمیل ایمان کو اپنے ذکر کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے ذکر کو بھی مشروط کر دیا۔ تمام انبیاء کرام پر آپ ﷺ کو فضیلت بخشی اور ان کے انفرادی معجزات کو آپ کی ذات مطہرہ میں مجتمع کر دیا۔ بہترین اور مکمل اخلاق و کردار کا پیکر بنا کر آپ ﷺ کو تمام عالموں کیلئے رحمت بنا دیا اور تمام مخلوق کو آپ ﷺ کے سامنے جھکا دیا۔ سبحان اللہ۔ کیا ہی شان ہے ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ کی۔ کیا ہی عظمت کیا مرتبہ اور کس عظیم مقام محمود کا آپ سے وعدہ کر کے آپ ﷺ کو شفیع محشر بنا دیا۔

قاریوں! کہ اخلاص، مبرا، عرض، کہ رسول اکرم ﷺ کی فضیلت کے بارے میں مندرجہ

گے۔ اور ہر امتی محمد ﷺ اپنے روشن نصیب اور دکتی قسمت پر عش عش کراٹھے گا۔ انشاء اللہ۔

ارشاد خداوندی ہے:

(عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا)۔ القرآن۔ سورۃ اسراء آیت ۷۹

حضور ﷺ کی فضیلت کے بیان میں احادیث شریف

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "قیامت کے دن لوگ گروہ درگروہ ہوں گے، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور عرض کرتی رہے گی کہ اے نبی! ہماری شفاعت فرمائیں اے فلاں ہماری شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ آخر کار ان کی یہ درخواست حضور ﷺ تک پہنچے گی یہی وہ دن ہوگا جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر (شفاعت کرنے کیلئے) کھڑا کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "آفتاب قریب آجائے گا اور لوگ ناقابل برداشت تکلیفوں میں مبتلا ہو جائیں گے اور آپس میں کہیں گے کہ کسی ایسے آدمی کو ڈھونڈو جو ہماری شفاعت کرے۔ تو لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے آکر عرض کریں گے کہ آپ سارے انسانوں کے باپ ہیں آپ کو اللہ نے اپنے دست قدرت سے بنایا آپ کے جسم میں اپنی روح پھونکی آپ کو اپنی جنت میں ٹھرایا آپ کو سارے ملائکہ سے سجدہ کروایا، اور آپ کو تمام اشیاء کے ناموں کا علم عطا فرمایا اس لئے آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت فرمائیں کہ وہ ہمیں اس تکلیف سے نجات دے کیا آپ ہمارا حال نہیں دیکھ رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے کہ آج میرا رب اتنے غصے میں ہے کہ اس سے قبل اتنے غصے میں نہیں تھا اور نہ اس کے بعد اتنا ناراض ہوگا اس نے مجھے ایک

درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا لیکن میں نہ مانا اور میں نے اس کی نافرمانی کر دی تھی اس لیئے میں تو آج اپنی ہی خیر منار ہا ہوں کسی دوسرے شخص کے پاس جاؤ۔ تو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ زمین میں اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے رسول ہیں اللہ نے آپ کو

وقت مبتلا ہیں کیا آپ ہماری شفاعت اللہ تعالیٰ کے حضور میں نہیں فرمائیں گے، وہ جواب دیں گے کہ آج کے دن میرا رب اتنا غضب ناک ہے کہ اتنا غضب ناک نہ آج سے پہلے کبھی ہوا اور نہ آج کے بعد کبھی ہوگا مجھے تو اپنی ہی پڑی ہوئی ہے۔ انھوں نے اپنی کسی لغزش کو یاد کر کے فرمایا کہ کسی دوسرے شخص کے پاس جاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں۔ آپ اللہ کے پاس ہماری شفاعت فرمائیں کیا آپ ہمارا حال زار نہیں دیکھ رہے ہیں؟ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ویسی ہی باتیں فرمائیں گے کہ آج میرا رب بہت غضب ناک ہے اور وہ اپنی ان تین باتوں کو یاد فرمائیں گے جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خیال میں غلط بیانی ہوئی تھی اور ان تین باتوں کو یاد کر کے شفاعت سے معذرت کر دیں گے، فرمائیں گے نفسی نفسی تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ اس لئے کہ وہ تو کلیم اللہ ہیں وہ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے توریت عطا فرمائی ان سے کلام کیا ان سے راز کی باتیں کیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے وہ جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور وہ اپنی ایک غلطی کو یاد کر کے نفسی نفسی کریں گے اور فرمائیں گے تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ تو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کرنے کی درخواست کریں گے وہ جواب دیں گے کہ میں ان کا اہل نہیں ہوں تم لوگ حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ اللہ تعالیٰ نے انکی اگلی پچھلی تمام لغزشیں پہلے ہی معاف فرمادی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا کہ ہاں میں شفاعت کرنے کے لائق ہوں یہ کہہ کر میں چل پڑوں گا میں اپنے رب کا دیدار کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی اور جب میں اپنے رب کا دیدار کروں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا۔ ایک روایت سے کہ عرش

مید نہیں ہر گند

1

ہو کر اس کی حمد و ثناء کروں گا ایسی حمد و ثناء کہ مجھ سے پہلے کسی نے ویسی حمد و ثناء نہ کی تھی۔ حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ آواز آئیگی! اے محمد (ﷺ) آپ اپنا سراٹھائیں سوال

اٹھائیں سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ شفاعت کریں آپ کی شفاعت پوری کی جائے گی۔ میں

اپنا سراٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے رب میری امت! میری امت! (یعنی میری امت پر رحم

فرما) اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے حکم دے گا کہ "جنت کے داہنے دروازے میں سے ہر اس شخص کو داخل فرما

دیں جس پر کوئی حساب و کتاب نہیں ہے" (امت محمد ﷺ کے متقی لوگ) اور وہ دوسرے دروازوں

میں بھی لوگوں کے شریک ہیں (یعنی وہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں داخل ہو سکتے ہیں)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ایسے روایت کیا ہے کہ "پھر میں سجدے میں گر پڑوں گا اور

مجھے کہا جائے گا "اے محمد (ﷺ) سجدے سے سر اٹھائیے، ارشاد فرمائیے آپ کی شفاعت قبول فرمائی

جائے گی، سوال کیجئے آپ کا سوال پورا کیا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میری امت!

میری امت! کہا جائے گا کہ "جائیے اور جس شخص کے دل میں گندم یا جو کے ایک دانے برابر بھی

ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لیں میں جا کر نکال لاؤں گا اور پھر واپس آ کر اپنے رب کی حمد و ثناء میں

مشغول ہو جاؤں گا اور پہلے کی طرح ذکر کیا پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ (اپنے امتیوں میں سے ہر اس

شخص کو جہنم سے نکال لیں) جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اور میں ایسا

کروں گا پھر واپس آؤں گا (اور اسی طرح کروں گا جیسا کہ ذکر ہوا) اس مرتبہ مجھے حکم ملے گا کہ "جس

کے دل میں رائی کے ادنیٰ درجے کے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لاؤ"۔ چوتھی مرتبہ (جب میں سجدہ

ریز ہوں گا) تو آواز آئیگی اے محمد (ﷺ) اپنا سر سجدے سے اٹھائیے اپنی بات کہیے آپ کی بات سنی

جائے گی، سوال کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، سوال کیجئے آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ تب

میں عرض کروں گا "اے میرے رب مجھے اجازت دیجئے کہ میں ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لاؤں جس

وجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ضرور بالضرور ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں گا جس نے (دنیا کی زندگی میں) لا الہ الا اللہ کہا تھا۔ اور قنادہ کی روایت میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی دفعہ میں عرض کروں گا "اے میرے رب اب تو جہنم میں وہی شخص باقی رہ گیا ہے جسے قرآن نے روک رکھا ہے اور جس کے بارے میں جہنم میں ہمیشہ رہنے کا حکم ہے۔" (کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطلحات ص ۲۲۸ تا ۲۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ معراج کا ذکر کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب مجھے سدرۃ المنتہی پر لے جایا گیا تو مجھے کہا گیا یہی سدرۃ المنتہی ہے جہاں آپ کی امت کے ہر اس فرد کی روح پہنچتی ہے جو آپ کے طریقے پر وفات پاتا ہے۔ یہی وہ سدرۃ المنتہی ہے جس کی جڑ سے غیر متغیر پانی کی نہریں، ایسے دودھ کی نہریں جن کا مزا خراب نہیں ہو سکتا، ایسی شراب کی نہریں جو پینے والوں کو کیف و سرور بخشنے والی ہیں اور صاف و شفاف شہد کی نہریں نکلی ہیں، یہ وہ درخت ہے جس کے سائے میں سوار ستر برس تک سفر کر سکتا ہے اس کا ایک پتہ ایک مخلوق کو ڈھانک لینے کیلئے کافی ہے ملائکہ اور انوار نے اسے ڈھانپ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ (اِذْ يُنْشِئُ السِّدْرَةَ مَائِنَشِئِ)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ "کچھ مانگو" تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے اللہ! تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور انہیں بہت بڑی حکومت بخشی۔ تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ تو نے حضرت داؤد علیہ السلام کو سلطنت دی ان کیلئے لوہے کو نرم کر دیا اور پہاڑوں کو ان کا فرمانبردار بنا دیا۔ تو نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بہت بڑی حکومت بخشی جنوں، انسانوں، شیطانوں اور ہواؤں کو ان کا تابع بنا دیا اور انہیں ایسی بادشاہت بخش دی کہ ان کے بعد کسی کو ویسی حکومت میسر ہی نہیں آ سکتی ہے۔ تو نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تورات و انجیل کا علم عطا فرمایا انہیں طاقت بخشی کہ وہ نابینا اور کوڑھی کو محض ہاتھ سے چھو کر صحت یاب کر دیں اور تو نے انہیں اور ان کے والدین کو شہادت کو شہادان کر کے شہر اسرار و محفہ نافرمانوں کا اس کا ادا کوئی دوا دے نہیں چلا سکتا

مید نہیں ہر گند

3

ہوا ہے کہ محمد (ﷺ) اللہ کے حبیب ہیں۔ میں نے آپ کو سارے بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا اور آپ کی اُمت کو پہلی اور آخری اُمت بنایا۔ میں نے ایسا حکم دے دیا کہ آپ کی اُمت کا کوئی بھی خطبہ اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دے لیں کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے پیدائش کے اعتبار سے آپ کو پہلا نبی اور بعثت کے اعتبار سے آخری نبی بنایا۔ میں نے آپ (ﷺ) کو سبع مثانی (یعنی سات آیتوں والی سورہ فاتحہ) دیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ میں نے آپ کو سورہ بقرہ کی آخری آیتیں عنایت کیں یہ میرے عرش کے نیچے کے خزانے کا ایک حصہ ہے میں نے یہ دولت آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی۔ میں نے آپ کو سلسلہ نبوت کا آغاز کرنے والا اور اختتام کرنے والا بنایا۔

(کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ - صفحہ ۱۹۱-۱۹۲)

قربان جائیں اپنے پیارے رسول کریم ﷺ کی عظمت و فضیلت پر، ہمیں ثابت کرنا ہے کہ ہم آپ ﷺ سے عشق و محبت کرتے ہیں اور یہ صرف اور صرف آپ ﷺ کی اتباع سے ہی ممکن ہے۔



اتباع رسول کریم ﷺ اور ہماری زندگی

ربیع الاول اسلامی کیلنڈر کا تیسرا مہینہ ہے۔ ربیع کا مطلب "بہار" اور الاول کا مطلب "پہلا" یعنی ربیع الاول کا مطلب پہلی بہار کے ہیں۔ رب تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے جانے والے ہمارے نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کیلئے ربیع الاول کو چن کر اس ماہ مقدس کو ایک خاص مقام و مرتبہ عطا فرما دیا ہے۔ اور اسی لیے ہم مسلمان اس مہینے میں بہت خوش اور اپنے نبی کریم ﷺ پر اپنی عقیدتوں اور محبتوں کے پھول نچھاور کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ ہمارے آقا و سردار رسول کریم ﷺ دو جہاں کے پیغمبر، شافع محشر، ساقی الکوثر، رحمت الالعالمین، راحت العاشقین، مراد المشائقین، شمس العارفین اور سراج السالکین ہیں۔ جن کا ثناء خواں خود قرآن ہے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے ہمارے نبی پاک کی۔

ارشاد خداوندی ہے:

"جس نے اطاعت کی رسول کریم کی سودر حقیقت اس نے اطاعت کی اللہ کی اور جو منہ موڑ گیا تو نہیں

بھیجا ہے ہم نے تم کو ان پر پاسبان بنا کر۔ القرآن۔ سورۃ نساء، آیت ۸۰

"بے شک ہے تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہر اس شخص کیلئے جو امیدوار ہو اللہ کا

اور یوم آخرت کا اور ذکر کرتا رہتا ہو اللہ کا بہت زیادہ۔ القرآن۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت ۲۱۔

مجھ خطا کار کی کیا اوقات کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس و اطہر پر قلم اٹھاؤں مگر آپ کی محبت و شفقت کا آسرا

ہی تو ہے۔ نیت اور کوشش یہی ہے کہ اس بابرکت مہینے میں آپ ﷺ کے فرامین عالیہ کی یاد دہانی

ہو جائے اور یقیناً ان پر عمل کرنے کی کوشش ہماری زندگی کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو پار لگا دے گی۔ اس ماہ

ربیع الاول میں اگر ہم یہ ارادہ کر لیں کہ زندگی تو گزانی ہی ہے کیوں نہ خود ہم اور ہمارے بچے روزمرہ

کے چھوٹے سے چھوٹے امور اور معاملات زندگی جن کو ہم نظر انداز کر دیتے ہیں، بھی اسوہ حسنہ ﷺ

کے مطابق سرانجام دینے کی کوشش کریں گے، ہمارا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، کپڑے اور جوتے

پہننا اور اتارنا، لوگوں سے میل جول، بیمار کی تیمارداری، دوسروں کی خوشی و غم میں شرکت، لین دین اور آداب معاشرت غرضیکہ زندگی کا ہر رنگ اور ڈھنگ اگر نبی کریم ﷺ کی میٹھی میٹھی سنتوں اور پیارے پیارے ارشادات گرامی کے مطابق ہو جائے تو یقیناً جانیں ہماری زندگیوں میں انقلاب برپا ہو جائے۔

اسی مقصد کیلئے مندرجہ ذیل چند منتخب احادیث شریف اپنی اور قارئین، مسلمان بہن بھائیوں کی یاد دہانی اور غور و فکر کرنے کیلئے پیش کی جا رہی ہیں۔

دنیاوی زندگی کی حقیقت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر یہ ارشاد فرمایا۔ "دنیا میں تم اس طرح رہو گویا کہ تم ایک پردیسی یا مسافر ہو۔ رواہ البخاری۔"

زبان کی تباہ کاریاں

"حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تمام اعضاء کے مقابلے میں زبان کو سخت ترین عذاب ہوگا، زبان کہے گی اے رب تو نے جسم کے کسی عضو کو اتنا عذاب نہیں کیا جتنا مجھے کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے ایسی بات نکلتی تھی جو مشرق اور مغرب تک پہنچ جاتی تھی اور خونریزی کا سبب بن جاتی تھی مجھے اپنی عزت کی قسم تجھ کو تمام اعضاء سے زیادہ عذاب کروں گا۔" (ابو نعیم)۔

مطلب یہ ہے کہ زبان کے نقصانات زیادہ ہیں اکثر جھگڑے اور خون ریزی زبان چلانے سے ہوتی ہے۔

"ابن آدم جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزانہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔" (ترمذی)

چند متفرق احادیث

۱۔ جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے (تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجہ)

۲۔ ان عورتوں پر لعنت جو مردوں کی طرح وضع قطع اختیار کریں اور ان مردوں پر لعنت جو عورتوں کی طرح رہیں سہیں۔ (ابوداؤد)

۳۔ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔ (بخاری)

۴۔ جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (ابویعلیٰ)

۵۔ جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو۔ تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی (ترمذی)

۶۔ گانے سے دل میں نفاق اگتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی اگتی ہے۔ (بیہقی)

۷۔ اپنے صحن (و مکان) کو ستھرا کھو یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (ترمذی)

۸۔ کسی کے مرنے یا مصیبت کے وقت جو منہ پر تمانچہ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، دوزخیوں میں دو گروہ

ہیں۔ ایک ان میں سے ان عورتوں کا ہے جو (ظاہر میں تو) کپڑے پہنتی ہیں مگر (حقیقت میں) ننگی

ہیں۔ یعنی اس قدر باریک اور ایسی لا پرواہی سے کپڑے استعمال کرتی ہیں کہ ان کا بدن چمکتا ہے اور

کہیں سے کھلا ہوتا ہے، کہیں سے چھپا ہوا۔ آپ بھی دوسرے مردوں کی طرف رغبت کرتی ہیں (کہ

بناؤ سنگھار کر کے دوسروں کا دل لبھاتی یا سر سے دوپٹہ اتار ڈالتی ہیں تاکہ دوسرے مردان کا چہرہ وغیرہ

دیکھیں) اور منک منک کر چلتی ہیں (تاکہ دوسروں کو فریفتہ اور اپنی طرف مائل کریں) یہ عورتیں ہرگز

بہشت میں داخل نہ ہوں گی اور جنت کی خوشبو بھی نہ مائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے

کھانے پینے کے آداب

رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے وہ بیماری ہے اور اس میں برکت نہیں ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اٹھایا گیا ہو تو پڑھ کر کچھ کھالے اور دسترخوان اٹھالیا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔ (ابن عساکر)

۲۔ کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے نہ پانی پئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے (مسلم)

۳۔ کھڑے ہو کر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پئے اور جو بھول کر ایسا کر گزرے وہ تے کر دے۔ (مسلم)

والدین کے حقوق و آداب اور محبت

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

۱۔ کہ ماں باپ سے نیکی کرنے والا فرزند جب اپنے والدین کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر مرتبہ دیکھنے کے عوض (اس کے اعمال نامے میں) ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا اگرچہ وہ دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ نہیں دیکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بڑی اور پاک ہے۔" (بیہقی، مسلم)

۲۔ تمہارے خدا نے ماں کی نافرمانی تم پر حرام کر دی ہے۔ (طبرانی)

۳۔ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس ہوگی، لیکن والدین کی نافرمانی کرنے والے لوگ اس سے محروم رہیں گے۔ (طبرانی)

۴۔ ایک دفعہ کسی شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا "یا رسول اللہ" کیا والدین کے مرنے کے بعد میں کوئی نیکی ان سے کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو اور ان کے دوستوں کی عزت کیا کرو۔ (ابوداؤد)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ جنت میں نیک

قبول کرو، بے شک عورتوں کا تمہارے اوپر حق ہے تم ان کے پہنانے اور کھلانے میں نیکی اختیار کرو (ابن ماجہ)۔

۳۔ ایک موقع پر ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بیوی کا حق شوہر پر کیا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جب خود کھائے تو اس کو کھلائے، جب اور جیسا خود پہنے اس کو پہنائے، نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے نہ اس کو برا بھلا کہے اور نہ گھر کے علاوہ اس کی سزا کیلئے اس کو علیحدہ کر دے۔ (ابن ماجہ)

۴۔ مسلمان مرد اپنی مسلمان بیوی سے بغض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بری معلوم ہے دوسری پسند ہوگی۔ (مسلم) یعنی عورت کی ساری ہی عادتیں خراب نہیں ہوں گی جبکہ اچھی بری عادتیں اور ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اور اس کی اچھی عادتوں پر نظر رکھے۔ (مسلم)

۵۔ اگر والدین لڑکی کی پرورش صحیح طور پر اور شفقت سے کریں تو ان کا یہ عمل ان کے اور دوزخ کے درمیان پردہ کی طرح حائل ہو جائے گا۔ (ترمذی)

۶۔ جس آدمی کے گھر دو لڑکیاں پیدا ہوں، وہ ان کی اچھی طرح پرورش کرے حتیٰ کہ وہ جوان ہو جائیں تو ایسا آدمی بالکل اسی طرح میرے ہمراہ جنت میں داخل ہوگا جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ساتھ ساتھ ہیں۔ (ترمذی)

۷۔ نیز فرمایا کہ جس کی دو یا تین بیٹیاں یا بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی)

۸۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے۔ عورت خواہ بیوہ ہو یا کنواری اس کا نکاح اس وقت تک نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی رضامندی حاصل نہ کر لی جائے۔ اسی طرح ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے حالانکہ وہ اس نکاح سے

مردوں کے حقوق

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

- ۱۔ عورت پر سب لوگوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا ہے۔ (حاکم)
- ۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے حق ادا نہ کر دے۔ (ابوداؤد، حاکم)
- ۳۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں نہ آنے دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔ (طبرانی)

- ۴۔ وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی۔ (بیہقی)
- ۵۔ عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (ابونعیم)
- شوہروں کو اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ عورتوں کے مالک نہیں ان کی بیویاں ان کی کنیزیں نہیں۔ بلحاظ حقوق دونوں ایک سطح پر ہیں۔

اولاد کے حقوق

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

- ۱۔ ہر بچہ فطرت سلیم پر پیدا ہوتا ہے، بعد میں اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں (بخاری)

- ۲۔ اولاد کو نماز کا حکم دینا ہے جب تک وہ سات برس کے ہوا اور بچہ جب دس برس کا ہو جائے اور نماز نہ

۳۔ آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع (۳۷ تولے) خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

۴۔ جن والدین نے اپنی زیر نگرانی اپنے کسی بچے کو حافظ قرآن بنایا قیامت کے دن ان کے سر پر تاج رکھے جائیں گے جس کی روشنی آفتاب سے بڑھ کر ہوگی۔ (بخاری)

۵۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کے دن سب سے پہلے مدعی انسان کے اپنے اہل و عیال ہوں گے، وہ عرض کریں گے کہ اے پروردگار! تو خود ہمارا انصاف فرما! کہ ہم مجرم ہیں یا والدین؟ ہم نادان تھے مگر ہمارے والدین نے ہمیں حرام کھلایا، انھوں نے جیسی تعلیم ہمیں دینی تھی، اس میں کوتاہی کی اور ہم جاہل اور بے دین رہ گئے۔ (احیائے علوم دین)

تین چیزوں میں تاخیر مناسب نہیں

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزوں میں تاخیر مناسب نہیں۔ اول: فرض نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے، دوم: نمازہ جنازہ میں جب میت سامنے ہو اور سوم: اولاد کی شادی میں جب ان کا مناسب رشتہ مل جائے۔

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی تو انھوں نے کہا الحمد للہ۔ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خدا تعالیٰ کی حمد کی، خدا تعالیٰ نے جواب میں فرمایا یرحمک اللہ یا آدم! اللہ تجھ پر رحم کرے اے آدم تم فرشتوں کی جماعت جو بیٹھی ہے اس کے پاس جاؤ اور جا کر کہو السلام علیکم، فرشتوں نے جواب میں کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ پھر آدم لوٹ آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اور تیری اولاد کی آپس کی دعا ہے۔ (ترمذی، بطولہ)

۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ایک مومن کے دوسرے مومن اور جھجھقوا ہوا، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کا بیمار سرا کرے، اور جب

تو وہ اس کی پکار پر لبیک کہے، اور جب اس سے ملاقات کرے تو اسے اسلام علیکم کہے، اور جب وہ چھینک مار کر الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے اور اس کی غیر حاضری یا موجودگی میں ہر موقع پر اس کی خیر خواہی کرے۔ (نسائی)

آداب معاشرت، معاملات، اخلاق و صلہ رحمی

ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

۱۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، مال کی قیمت بڑھانے کیلئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بولی نہ دو، ایک دوسرے سے بغض نہ کرو، ایک دوسرے سے بے رخی اختیار نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے، اللہ کے بند و تم ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو، مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے رسوا کرتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے۔ تقویٰ اس جگہ ہے۔ آپ اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ کرتے ہیں۔ کسی شخص کیلئے اتنا ہی شر کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر گردانے، ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر جان، مال اور عزت کی پامالی حرام ہے۔ (بحوالہ مسلم)

۲۔ اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ ان کو دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے اور اللہ کے برے بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں، دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔ (ہیثمی)

۳۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کو ٹٹولانہ کرو۔ (احمد)

۴۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور صدقہ خطا کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۵۔ مسلم کیلئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو

جنہم میں گرا۔ (ابن ماجہ)

ڈرتا رہے اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔ (حاکم)

۷۔ جو شخص مسلم کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (بخاری)

۸۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قصور معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھائے گا۔ (بخاری)

۹۔ ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے انگوں کو ہلاک کیا، اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔ (مسلم)

۱۰۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو جب تک اس کا اس شخص پر ایک پیوند بھی رہے گا یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ (ترمذی)

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ " جس شخص نے کسی مومن کے دنیاوی مصائب میں سے کسی ایک مصیبت کو دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے مصائب میں سے ایک مصیبت کو اس سے دور کر دے گا، جس نے کسی تنگ دست کیلئے آسانی پیدا کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے دنیا و آخرت میں آسانیاں پیدا کر دے گا۔ اللہ اس وقت تک اس بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں مشغول رہتا ہے۔ جو کوئی اس راستے پر چلا جس میں وہ دین کا علم حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔ جب کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہوتے ہیں وہاں وہ کتاب الہی کی اجتماعی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں قرآن کریم کے درس و تدریس کا اہتمام کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت الہی انھیں ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے انھیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتا ہے۔ جس کے عمل نے اس کو پیچھے ہٹا دیا تو اس کا حسب و نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔ (مسلم)

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کوئی اچھا عمل نہیں کیا تھا صرف لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اپنے آدمی کو تقاضے کیلئے بھیجا کرتا تھا تو اس کو یہ ہدایت کر دیا کرتا تھا جو آسانی سے وصول ہو جائے وہ لیجیو اور جس کی وصولی مشکل ہو اس کو چھوڑ

دیجیو اور درگزر کیجیو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر کرے پس جب اس شخص کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے کوئی نیک عمل کیا ہے اس نے عرض کیا میں نے کوئی نیک کام نہیں کیا، البتہ میرا ایک لڑکا ملازم تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب میں تقاضے کیلئے بھیجتا تھا تو کہہ دیا کرتا تھا کہ جس کو ادا کرنا آسان ہو اس سے لیجیو اور تنگدست سے درگزر کر دیجیو شاید اللہ ہم سے بھی درگزر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ سے درگزر کیا۔ (نسائی، ابن حنن، حاکم، ابونعیم)

۱۳۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میں رحمان ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اس کا نام اپنے نام سے نکالا ہے جس نے اس کو ملایا اس کو میں ملاؤں گا جس نے اس کو توڑا میں اس سے توڑ دوں گا۔ (ابوداؤد)

۱۴۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلی بولے یا چپ رہے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

حضرت محمد ﷺ کی عادات مبارکہ:

ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی زندگی مبارک ہمارے لئے ایک روشن مثال ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ سے ہمیں زندگی کے ہر پہلو کے بارے راہنمائی ملتی ہے۔ یہاں آپ ﷺ کی کچھ عادات مبارکہ بیان کی جا رہی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ اگر ہم اور ہمارے بچے بھی ان عادات مبارکہ کو اپنی زندگی میں شامل کر لیں تو دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں سرخرو ہو جائیں گے۔

"ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ چلتے تو نگاہ زمین کی طرف رکھتے اور دائیں بائیں نہ

سلام کرتے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سونے والا نہ جاگتا۔ اگر ناراضگی کا اظہار فرماتے تو چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیتے۔ خاص مہمانوں کی مہمان نوازی بنفس نفیس کرتے۔ کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوتے 'دائیں یا بائیں کھڑے ہوتے۔ اگر کسی کا نام پسند نہ ہوتا تو نام تبدیل کر دیتے۔ بیمار کی مزاج پرسی کیلئے تشریف لے جاتے۔ جنازے میں شرکت فرماتے۔ تین دن سے قبل قرآن ختم نہ کرتے۔ نفلی عبادات چھپ چھپ کر کرتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ملتے تو مصافحہ کرتے اور دعا دیتے۔ جب کھڑے ہوئے غصہ آتا تو بیٹھ جاتے اور بیٹھے ہوئے غصہ آتا تو لیٹ جاتے۔ بچوں کے پاس سے گزرتے تو سلام کرتے۔ خوشی کے وقت آنکھیں مبارک نیچی کر لیتے۔ تین چیزوں سے دوسرے آدمیوں کو بھی بچائے رکھتے: کسی کی مذمت نہ فرماتے، کسی کو عار نہ دلاتے، کسی کا عیب تلاش نہ کرتے۔ اپنے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے 'اللہ تعالیٰ کیلئے، گھر والوں کیلئے اور نفس کی راحت کیلئے۔ از دواج مطہرات کے پاس ہوتے تو بہت نرمی اور خاطر داری فرماتے اور ہنستے بولتے۔ گھر کے کاموں میں خود کو مصروف رکھتے جیسے گھر کی صفائی، مویشیوں کو چارہ دینا، بکری کا دودھ دھنا، خادم کے ساتھ کام کرنا، بازار سے سودا لانا، اپنا جوتا خود سی لینا اور پیوند لگانا وغیرہ۔ شروع شب میں سوتے اور نصف شب کے شروع میں جاگ جاتے۔ مسواک کرتے اور وضو فرماتے اور اکثر اوقات میں عبادات ہی کرتے رہتے تھے۔ آرام فرماتے تو داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھتے۔ سوتے وقت کوئی نہ کوئی سورت ضرور پڑھتے۔ عشاء سے پہلے کبھی نہ سوتے۔ سونے سے پہلے وضو فرماتے۔ رات کو سوتے وقت سرمہ لگاتے۔"

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (اے رسول ﷺ) کہہ دو! کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو! اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

دنیا میں جنت۔۔۔

ماں کیا پچھڑی رت ہی بدل گئی۔ غرض یہ کہ ماں کے دھڑکنے نے سب کچھ ہی بدل کے رکھ دیا۔ سب خواب ادھورے، خواہشیں اور امیدیں بے معنی، مان و ارمان ٹوٹ گئے۔ ماں کی میٹھی محبت اور انمول چاہت اب کبھی نہیں ملنے والی۔ اب ماں کبھی گلے سے نہ لگائے گی، کبھی پیار نہ کر پائے گی۔ اب ساری عمر ماں کی ممتا کیلئے ترسنا ہوگا۔ ماں کی جدائی کا ایسا کرب کہ کلیجہ منہ کو آئے۔ ماں کیا گئی دنیا کے سب رنگ، امنگ، ترنگ اور جینے کا مزہ ہی اپنے ساتھ لے گئی۔ ماں کی جدائی کے درد نے دنیا سے لاپرواہ کر دیا۔ رب تعالیٰ نے عطا کیا ہوا دنیا کا عظیم تحفہ اور قیمتی ترین امانت واپس لے لی۔ اب ماں کا وہ مقدس چہرہ جسے دیکھنا بھی عبادت، کی زیارت رہتی دنیا کیلئے کبھی نہ ہو پائے گی، وہ ماں جس نے پیارے والد محترم کی ۲۰۰۱ میں وفات پا جانے کے بعد ہم بہن بھائیوں کو باپ بھی بن کر پالا اور دنیا کی تلخیوں سے اپنی آغوش شفقت میں لے لیا، کبھی والد کی کمی محسوس نہ ہونے دی، نہ کوئی ڈر تھا نہ خوف، وہ تو ہمارے ہواؤں میں اڑنے کا موجب تھی، جو میرا گھنٹوں انتظار کرتی تھی، بغیر کھانا نہ کھاتی تھی، آنسو پوچھتی تھی، لوریاں سناتی تھی، دنیا کے درد مٹاتی تھی، ڈمگنے پہ جوتھام لیتی تھی، ب خوشی جس کے سنگ تھی، وہ سانسوں میں رچی بسی تھی، یہ زندگی جس کے دم سے تھی، وہ پیاری ماں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے گئی۔ ماں کے بغیر دھوب چھاؤں کیسی۔ ہوائیں بھی چلیں گیں، موسم بھی بدلیں گے، شامیں ہوں گی، بادل بھی برسیں گے۔۔۔ مگر ماں کی گود اور ماں کا سائبان نہ ہوگا۔ "ا" بے شک ہم سب کو اسی رب تعالیٰ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور

پیٹ میں) اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اور جنا بھی اسے مشقت اٹھا کر اور اس کے حمل اور دودھ

چھڑانے میں لگ گئے تیس مہینے۔ "القرآن۔ آیت 14 سورہ الاحکاف"

"اور تاکید کی ہے ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی، اٹھائے پھرتی ہے اس

کو اس کی ماں ضعف پر ضعف کی حالت میں اور اس کا دودھ چھڑایا جاتا ہے دو سالوں میں،

(نہیحت کی ہم نے اسے) کہ شکر گزار رہ میرا اور اپنے والدین کا میری ہی طرف تجھے لوٹ کر آنا ہے"

القرآن۔ آیت 14 سورہ لقمان۔"

احادیث شریف

اسی طرح والدین کے حقوق، مقام و مرتبہ، انکی تعظیم اور ان سے حسن سلوک پر نبی کریم ﷺ کی بے

شمار احادیث مروی ہیں۔

حدیث قدسی ہے، "دنیا کی زندگی میں ایک مرد کے اوپر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے اور ایک

عورت کے اوپر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے۔"

"ایک صحابی رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا

سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ

تمہاری ماں ہے۔ انھوں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں ہے۔ انھوں نے

پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر تمہارا باپ ہے۔ صحیح بخاری۔ جلد ۷

"ایک اور جگہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص

اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس

کی ماں کو برا بھلا کہے گا" صحیح بخاری۔ جلد ۷۔ حدیث نمبر ۵۹۷۳

رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم جانتا ہو کہ تم کوئی گناہ کا عمل ہو تو فوراً موقوف ہو جانا۔ مگر تم کوئی گناہ کا

بچے کا جو دعا کرے اس کیلئے۔ صحیح مسلم۔ جلد ۴۔ حدیث نمبر ۴۲۲۳ "

ماں باپ، یہ عظیم ہستیاں رب تعالیٰ کا بہترین تحفہ ہیں۔ یہ بے مثال ہیں جن کا کوئی نعم البدل نہیں۔ دنیا میں ان سے بڑھ کے کوئی مخلص نہیں۔ ان کی شفقت، ان کا ساتھ اور ان کا سائبان عظیم ترین نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر کریں ان سے پیار کریں۔ ان کے پاؤں پڑ جائیں۔ روٹھے ہیں تو منالیں، اپنی گستاخیوں کی معافی مانگ لیں، انھیں وقت دیں، انھیں آپ کی ضرورت ہے۔ وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تیزی سے گزرتے ہوئے وقت کا احساس کریں۔ کہیں دیر نہ ہو جائے؟ ان کی خالی ہونے والی کرسی کہیں ساری عمر کا روگ اور پچھتاوانہ بن جائے۔ ماں دنیا میں جنت ہے اس جنت کا احترام کریں۔ ماں سے پیار کریں۔ اگر ماں کے پاؤں نیچے جنت ہے تو باپ اس جنت کا دروازہ ہے، ماں باپ سے لاڈ کریں، ماں باپ کو وقت دیں، ماں باپ کے پاس بیٹھیں، ماں باپ کو کچھ دل کی سنائیں اور کچھ ان کے دلوں کی سنیں، ماں باپ سے پیار کریں، تو پھر ہمارے بچے بھی باغی اور نافرمان نہ ہوں گے۔ والدین کی قدر ان سے پوچھیں جو اس عظیم نعمت خداوندی سے محروم ہیں، رب تعالیٰ سب کے سروں پہ والدین کا سایہ سلامت رکھے، حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اگر خدا کی جنت دنیا میں کبھی دیکھنے کا شوق ہو! تو فقط ایک بار اپنی ماں کی گود میں کبھی سو کر دیکھنا۔ سبحان اللہ وتعالیٰ۔ (یہ مضمون میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد لکھا)

گویا والدین کا حق ادا کر دیا!

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے جمعرات کی رات مغرب و عشاء کے درمیان دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور پانچ بار آیت الکرسی، پانچ بار سورہ اخلاص، اور پانچ بار سورہ فلق، اور پانچ بار سورہ ناس پڑھیں اور سلام کے بعد ۱۵ بار استغفار کیا اور اس کا ثواب اپنے والدین کو پہنچایا تو تحقیق اس نے اپنے والدین کا حق ادا کر دیا اگرچہ ان کا نافرمان ہو اور اللہ عز و جل اسے شہداء و صدیقین کا مرتبہ عطا فرمائے گا۔

ضرورت مندوں کی مدد، کار خیر اور بھلائی

CHARITY IN ISLAM

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

ورنہ اطاعت کیلئے کچھ نہ تھے کڑ و بیاں

دین اسلام کی تعلیمات میں حقوق اللہ کو احسن طریقہ سے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو ادا کرنے اور کار خیر اور بھلائی یعنی اپنی خوشی سے اور بے غرض ہو کر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے، احسان کرنے، زکوٰۃ دینے، صدقہ و خیرات کرنے، صلہ رحمی کرنے، تحفہ دینے اور مستحق اور ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنے، ان کی مدد کرنے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تخلیق کردہ تمام مخلوق سے نرمی، رحم اور محبت سے پیش آنے کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ احکامات الہی اور فرامین نبی کریم ﷺ میں بار بار ماں باپ، اہل و عیال، رشتہ داروں، ہمسائیوں، یتیموں، مسکینوں، محتاجوں، مسافروں، فقیروں اور مانگنے والوں کی مدد کرنے، ان پر اپنا مال خرچ کرنے، ان سے محبت کرنے، ان کی ضروریات کو پورا کرنے اور انہیں کھانا کھلانے اور تمام مخلوق خدا پر رحم سے پیش آنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

قرآن کریم میں کار خیر اور بھلائی (Charity) کے حوالے سے مندرجہ ذیل احکامات خداوندی تو اتر سے جاری ہوئے ہیں:

۱۔ انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنا)،

۲۔ احسان (مہربانی، محبت، غور و فکر، رواداری، دوسروں کا لحاظ، صلہ رحمی)،

۳۔ زکوٰۃ (اضافہ، تذکیہ، پاکی)

۴۔ صدقہ (صدق کی جڑ سے نکلا ہے یعنی سچ اور کار خیر کے کام و اعمال)،

۵۔ خیرات (کار خیر اور اچھے کام و اعمال)۔ زکوٰۃ ایک مسلمان کے فرائض میں شامل جسے ہر صورت ادا کرنا ہے، جبکہ دیگر کار خیر کے کاموں کو رضا کارانہ طور پر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادات خداوندی

"نیکي یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (خدا کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کر لیں تو اس کو پورا کریں۔ اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کا رزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (خدا سے) ڈرنے والے ہیں۔"

"القرآن۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۷۷"

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور سلوک و احسان کرو اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ القرآن۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۹۵"

"(اے محمد ﷺ) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔" القرآن۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۱۵"

"لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ ایذا (تکلیف) دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، ان پر نہ تو کچھ خوف ہے اور نہ وہ اداس ہوں گے۔ القرآن۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۶۲"

"جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ

کار

1

" القرآن - سورة البقرة، آیت ۲۷۴۔

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہو اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔"

القرآن - سورة البقرة، آیت ۲۷۷۔

ایک اور جگہ پر ارشاد خداوندی ہے " اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ درہمسائیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور رفقاء پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔"

القرآن - سورة ۴، آیت ۳۶۔

"اور (نیز) بیچارے یتیموں کے بارے میں - اور یہ (بھی حکم دیتا ہے) کی یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو۔ اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔"

القرآن - سورة ۴، آیت ۱۲۔

"یہ لوگ نظریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی خوف رکھتے ہیں۔ اور باوجود یہ کہ ان کو طعام کی خواہش (اور حاجت) ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص خدا کیلئے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے عوض کے خواستگار ہیں نہ شکر گزاری کے (طلب گار)۔ ہم تم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر لگتا ہے (جو چہروں کو) کریہہ المنظر اور (دلوں کو)

سخت (مضطرب کرنے والا) ہے۔" القرآن - سورة ۶، آیات ۱۰-۷۔

" مگر انسان (عجیب مخلوق ہے کہ) جب اس کا پروردگار اس کو آزماتا ہے تو اسے عزت دیتا اور نعمت بخشتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ (آہا) میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی۔ اور جب (دوسری طرح) آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ (ہائے) میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔ نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر نہیں کرتے۔ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔"

القرآن - سورۃ ۸۹، آیات ۱۵-۱۸۔

احادیث قدسیہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو خدا کی راہ میں خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم ضرورت سے زیادہ مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر دینا تیرے لئے بہتر ہے اور اس کا روک لینا تیرے لئے برا ہے اور بقدر حاجت رکھنے پر کوئی ملامت نہیں ہے اور خرچ کرنے کی ابتداء اپنے اہل و عیال سے کیا کرو اور یہ یاد رکھ کہ نیچے ہاتھ سے اوپر والا ہاتھ بہتر ہے۔ (بیہقی) جن کا نان نفقہ اپنے ذمہ ہو وہ غیروں سے بہر حال مقدم ہیں۔ نیچا اور اونچا ہاتھ سائل اور سخی کے ہاتھ کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر تم کو میری رحمت پیاری اور پسند ہے تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ (ابوالشیخ، ابن عساکر، دیلمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے میری مخلوق میں سے کسی ایسے کمزور کے ساتھ بھلائی کی جس کا کوئی کفایت کرنے والا نہیں تھا تو ایسے

ایک مسلمان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کیلئے کار خیر کے ان کاموں میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ ایک مسلمان کے پاس اس کی ضروریات سے بڑھ کر جتنی بھی دولت اور مال ہے وہ اسلام میں اللہ کی ملکیت ہے۔ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے وہ صاف، پاک اور حلال ہو کیونکہ بے شک رب تعالیٰ صاف، پاک اور حلال کو پسند کرتا ہے۔ چرائی ہوئی یا غلط طریقے سے کمائی ہوئی دولت اور مال اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں وہ سب جانتا ہے۔ لوگوں کی مدد کرنے والا بندہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی اجر عظیم کی توقع رکھتا ہے۔ لہذا ایک سچا مسلمان اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد یتیموں، مسکینوں، مریضوں، لاچاروں، معزوروں، ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے، انکے ساتھ صلہ رحمی، شفقت اور نرمی سے پیش آتا ہے اور ان پر احسان اور ان کی کفالت کرتا ہے۔ بے شک توفیق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔۔۔ ہمیں خدمت خلق کا کوئی بھی میسر موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے۔۔۔ کار خیر اور بھلائی کے کام، جو رب کریم کو بہت ہی زیادہ پسند ہیں، گناہوں کی مغفرت اور کوتاہیوں کا ازالہ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت اور محبت کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم، عمر میں برکت، فراخی رزق، رحم اور معافی سے نوازتا ہے اور ان کے کاموں کو اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔

سبحان اللہ و تعالیٰ۔



دنیاوی زندگی اور لمحہ فکریہ ؟

دین اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں دنیاوی زندگی بہت محدود اور اس کے خاتمہ کے بعد عالم برزخ "قبر سے لیکر یوم حساب جزا و سز تک کی زندگی" اور جنت و دوزخ اور پھر دائمی زندگی پر بحیثیت مسلمان ہمارا کامل یقین ہے۔ ہماری عارضی دنیاوی زندگی کے تیزی سے طے کرتے ہوئے مختلف مراحل کی کامیابی و کامرانی کا راز اس فانی دنیا میں ہمارے کئے ہوئے اعمال، علم الیقین اور پختہ اعتقاد میں پنہاں ہے جس کی تعلیم ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور ہمارے آقا و سردار، نبی کریم حضرت محمد ﷺ نے قرآن و احادیث کے ذریعے ہمیں عطا کی ہے۔ بلکہ اصل چاہت، اصل توفیق، اصل عطا، اصل تقسیم، اصل مہربانی، اصل حکم، اصل تدبیر اور بے شمار نعمتیں رب زو الجلال والا کرام کی ہیں۔ جس کو چاہے عطا کر دے جس کو چاہے محروم کر دے۔ ہم بہت زیادہ کمزور ہیں، خدا نا خواستہ اگر ہم ان نعمتوں سے محروم ہیں، بھٹک گئے ہیں، قصور وار ہیں، ہم رب کی رحمت کے طلب گار ہیں۔ اے اللہ عز و جل ہمیں اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے وسیلہ رحمت سے معاف کر دے، ہم تیرے شایان شان رحم و کرم اور عطا کی بھیک مانگتے ہیں۔ آمین۔

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

"تم لوگ دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو جبکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے"۔ سورة الاعلیٰ

آیات ۱۷-۱۶

"بیشک جو لوگ ایمان کے ساتھ نیک کام کرتے ہیں، نماز کو قائم اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، ان پر نہ تو کوئی خوف ہے نہ ادا اسی اور غم۔ سورة البقرہ آیت ۷۷-۷۶

"اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے"۔ (آیت نمبر ۳۹، سورة نمبر ۳۷ الصافات)۔

"(یہ لوگ اسی طرح غفلت میں رہیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے گی تو کہے گا کہ اے پروردگار پھر (دنیا میں) واپس بھیج دے۔ شاید کچھ میں بھلا کروں کام اس میں جو

پچھ چھوڑ آتا"۔ (آیات نمبر ۱۰۰-۹۹، سورة نمبر ۲۳ المؤمنون)

کون اچھے عمل کرنے والا ہے۔" (آیت نمبر ۷، سورۃ ۸ "الکھف")

"(لوگو تم کو مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جادیکھیں"

(القرآن - آیت نمبر ۲، سورۃ ۱۰۲ "التكاثر")۔

"کہہ دیجئے (اے حبیب ﷺ) کہ ہم بتائیں تمہیں عملاً سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں وہ لوگ جن کی ساری تگ و دو دنیاوی زندگی (کمانے) میں غارت ہوگئی اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ انھوں نے

تو بڑے معر کے مارے ہیں" (القرآن - آیت نمبر ۱۰۴-۱۰۳، سورۃ الکہف)

"سود خور قیامت کے دن اس طرح اٹھیں گے جیسے شیطان نے انھیں چھو کر پاگل بنا دیا ہو، یہ اس لیے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے جبکہ خدا نے سود کو حرام کیا اور تجارت کو حلال، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ کی نصیحت سن کر رک گیا تو گزرا ہوا سود کا معاملہ اللہ کی طرف ہے اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف لوٹا) وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔"

(القرآن - سورة البقرہ - آیت ۲۷۵)۔

"ایک اور جگہ فرمایا" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود (اگر کسی کا تم پر) باقی رہ گیا ہے، اگر تم سچے ایمان والے ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔"

(القرآن-سورة البقرہ-آیات ۲۷۸-۲۷۹)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"میں تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ اور تمہارا گواہ ہوں۔ اور بخدا ابھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اور بخدا میں اپنے بعد اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم شرک کرو گے، بلکہ ڈرتا ہوں کہ تم دنیا میں پڑ جاؤ گے" (بخاری شریف)

سیدھی اور بڑی سادہ سی بات ہے اچھائی اور برائی کی تعلیم اور شعور دے کر ہر انسان کے اندر

قوم کو گزرنا پڑتا ہے کسی اور مذہب کے پیروکاروں کو نہیں۔ دین اسلام صرف عقیدہ اور عبادات کا نام نہیں بلکہ اس کے مکمل دائرہ کار میں تین اور عناصر معاملات، معاشرت اور اخلاق بھی شامل ہیں۔ نماز، روزے، حج، زکوٰۃ جیسی عبادات تو وہ فرائض ہیں جن کو ہر صورت ادا کرنا ہی ہے، کوئی چھوٹ نہیں اور نہ کسی پر احسان۔

میرے زاویہ نظر میں ہماری پستیوں، پریشانیوں، جھگڑوں، مصیبتوں اور دلوں کی بے سکونی کی وجہ دنیا کے مال و دولت کی بے جا حرص، حسد، رزق حرام، ملک میں موجود سودی معاشی نظام کے برے اثرات اور اپنے دین اور تعلیمات محمدی ﷺ سے دوری ہے۔ لہذا معاشرتی اجتماعی بے حسی اور زبوں حالی کے خاتمہ کیلئے ہمیں خود، اپنے بچوں اور نئی نسل کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی اور قرآنی اور سنت نبوی ﷺ اور آپ ﷺ سے عشق و محبت اور اتباع کی تعلیم و تربیت کا ترجیحی طور پر انتظام و اہتمام کرنا ہوگا۔ ابھی بھی ہمارے پاس وقت اور توبہ کا راستہ موجود ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہم آج سے اور ابھی سے اپنے کام احسن انداز میں کرنا شروع کر دیں اور فرائض کو بہتر سے بہتر شکل میں ادا کرنے کی کوشش کرنے اور اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں پر رب تعالیٰ سے معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی تلافی بھی کر لیں۔ اور اپنی دنیاوی عارضی زندگی کا کوئی عظیم نصب العین بنالیں اور خلوص نیت سے مسلسل کوشش کرنے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہنے کے ساتھ ساتھ اس کے حصول پر ڈٹ جائیں۔۔۔ اور یہ عظیم مقصد حیات مخلوق خدا کی محبت، خدمت اور مدد کا کوئی بھی خوب صورت راستہ اختیار کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے!۔۔۔۔۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہم اس کے ان پسندیدہ یہ کام کرنے کی توفیق اور مدد مانگتے ہیں۔ آمین۔



مسلمان عورتیں تو شہزادیاں ہیں!

عورت کی عظمت اور وقار کے حوالہ سے ایک مسلمان اور کافر کے درمیان ہونے والا ایک ایمان افروز مکالمہ آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ یقیناً! مسلمان ہونے پر رشک کریں گے۔ ایک کافر ایک مسلمان کے پاس آیا اور پوچھا کہ اسلام میں ایک عورت کو ایک مرد کے ساتھ ہاتھ ملانے کی اجازت کیوں نہیں ہے؟ مسلمان نے کہا کہ کیا تم اپنی شہزادی سے ہاتھ ملا سکتے ہو! کافر نے کہا بے شک نہیں صرف چند مخصوص لوگ شہزادی سے ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ تب مسلمان نے جواب دیا ہماری عورتیں تو شہزادیاں ہیں اور شہزادیاں غیر اور اجنبی مردوں سے ہاتھ نہیں ملا تیں۔ کافر نے مسلمان سے پھر سوال کیا کہ تمہاری عورتیں اپنے جسموں کو کیوں ڈھانپ کر رکھتی ہیں؟ مسلمان مسکرایا اور اس نے مٹھائی کے دو ٹکڑے لئے ایک ٹکڑے کو اس نے کھول دیا اور دوسرے کو ڈھانپنے رکھا اور پھر دونوں کو گندی زمین پر پھینک دیا اور کافر سے کہا کہ اگر میں تم سے پوچھوں کہ تم زمین پر پھینکی گئی مٹھائی کے دونوں ٹکڑوں میں کونسا ٹکڑا اٹھاؤ گے تو کافر نے کہا بلاشبہ میں ڈھانپنے ہوئے مٹھائی کے ٹکڑے کو اٹھاؤں گا تو مسلمان نے کہا بالکل اسی طرح ہم اپنی عورتوں کو سمجھتے اور دیکھتے ہیں۔ کافر نے پھر پوچھا کہ مجھے خدا دکھاؤ اگر وہ ہے، مسلمان نے جواب دیا کہ سورج کے اندر بالکل سیدھا دیکھو۔ کافر نے جواب دیا کہ میں سورج کو نہیں دیکھ سکتا شعائیں میری آنکھوں کو تکلیف پہنچا رہی ہیں۔ مسلمان نے کہا اگر تم تخلیق خدا کو نہیں دیکھ سکتے تو تم تخلیق کرنے والے خدا کو کیسے دیکھ سکتے ہو! آخر میں کافر نے مسلمان کو اپنے گھر دعوت دی اور اس کچھ انگور دیئے، مسلمان نے کھائے، پھر کافر نے مسلمان کو ایک کپ شراب پیش کی تو مسلمان نے انکار کر دیا، کافر نے پوچھا کہ تم مسلمانوں کیلئے شراب پینا کس طرح منع ہے حالانکہ تم انگور کھا لیتے ہو اور شراب انگور سے نکلتی ہے؟ مسلمان نے جواب دیا کہ کیا تمہاری کوئی بیٹی ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے۔ مسلمان نے کہا کیا تم اس سے شادی کر سکتے ہو؟ کافر نے کہا نہیں۔ مسلمان نے کہا سبحان اللہ! تم اس کی ماں سے

پاکستان رب کا تحفہ ہے!

اپنے پیارے وطن کی محبت کا قرض ہے کہ اس پر کچھ تحریر کروں، قلم اٹھایا، جستجو کی اور درپے کھلتے ہی چلے گئے کہ شاید قلم و حروف کی حرارت سے دل پگھل جائیں، مایوسیاں دور ہوں اور ہمیں اپنی اصلیت کی یاد دہانی اور ادراک ہو جانے کے ساتھ ساتھ نیا حوصلہ اور نئی امید پیدا ہو سکے۔ تخلیق پاکستان سے لے کر تکمیل پاکستان تک کے طے کرتے ہوئے مراحل ساری دنیا کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہیں۔ اپنے تو اپنے مگر اب غیروں نے بھی جستجوئے پاکستان میں اپنی کمر کس لی ہے۔ ایک امریکی سیاسی سائنسدان سٹیفن پی۔ کوہن جو کہ پاکستانی امور پر دسترس رکھتے ہیں نے حال ہی میں اپنی کتاب "فیوچر آف پاکستان" میں انکشاف کیا کہ "ہر گزرتے دن کے ساتھ پاکستان معاملات دنیا میں پہلے سے بھی زیادہ اہم کھلاڑی کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا؟ تقریباً ساڑھے تین سو سال پہلے حضرت شاہ لطیف بری امام سرکار نے کیوں فرمادیا کہ میری قبر کے گرد ایک شہر تعمیر ہوگا جس کا نام اسلام پر رکھا جائے گا جو کہ اسلام کے عروج ثانی کا مرکز ہوگا؟ حضرت سید پیر مرعلی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات "مہر منیر" میں لکھا ہے کہ عالم استغراق میں حضرت قبلہ نے فرمایا کہ "عنقریب اس ملک میں سب مسلمان ہوں گے اور مشرق کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ اس طرف کے مسلمانوں کو مصیبت پیش آئے گی۔" حضرت ابوالانیس حضرت صوفی محمد برکت علی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی فضیلت اور روحانی مقام کی ایک دنیا معترف ہے آپ نے بار بار یہ کیوں فرمایا کہ "اس سے بہتر کوئی کلام نہیں ہے، پاکستان کی ہاں اور نہ میں تمام اقوام عالم کے فیصلے ہوا کریں گے، میں پاکستان کا محب ہوں اور یہی میرے کہنے کا حق تھا اور میں نے حق ادا کر دیا۔" محترم ممتاز مفتی صاحب کو کون نہیں جانتا، اپنی کتاب رام دین مضامین میں پاکستان کے نام سے لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ایک بزرگ سے ملا اور کہا خواجہ صاحب پاکستان کا کیا بنے گا؟ یہ کشتی ڈول رہی ہے، خواجہ صاحب بولے، مفتی صاحب پاکستان کا غم آج کبوں کھاتے ہیں؟ جبکہ پاکستان کا غم کھانے کیلئے بڑی بڑی ہستیاں موجود ہیں،"۔ (اسی کتاب

کے وقت ایک اعلیٰ افسر کے ساتھ منسلک ہوا، لوگوں کے خطوط کھولنے اور ترتیب دینے کی ڈیوٹی لگی، جوں جوں خط کھولتا گیا پریشان ہوتا گیا، ایک خط یہ لکھا تھا "وہ وقت دور نہیں جب پاکستان میں ایسا عالم ہوگا کہ مدینے کے رہنے والے دیکھ کر کہیں گے سبحان اللہ"۔ حضرت واصف علی واصف صاحب نے فرمایا "پاکستان نور ہے اور نور کو زوال نہیں"۔ حضرت باغ حسین کمال نے فرمایا "ریاست ہائے متحدہ اسلامیہ قائم ہوگی اور نفاذ اسلام کا ہو کر رہے گا اور اس کا سہرا پاکستان کے سر بندھے گا"۔ صاحب

بصیرت جناب عرفان الحق صاحب فرماتے ہیں۔ "Existential Objective Of Pakistan Is۔ Second Revival Of Islam"۔ بابا محمد یحییٰ خان صاحب کہتے ہیں "پاکستان ختم ہونے کیلئے نہیں بنا، یہ محمد ﷺ کا تحفہ ہے اور رب ذوالجلال کی نعمت ہے، ڈرنے کی ضرورت نہیں اس کو بر باد کرنے والے خود بر باد ہو جائیں گے، ان کا نام و نشان نہیں ہوگا"۔ محترم ڈاکٹر صفدر محمود صاحب اپنے ایک کالم میں لکھتے ہیں کہ ۲۷ رمضان المبارک کی مبارک رات کو تخلیق پاکستان قدرت کا فیصلہ تھا اور یقین رکھئے کہ قدرت کے فیصلے بلا وجہ نہیں ہوتے۔

غرضیکہ وجود پاکستان کی بہت سی حقیقتیں آشکار ہو گئیں اور شاید کسی حکمت و مصلحت کے تحت ابھی بھی بہت سے راز مخفی ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی ہجرت "جس میں کشت و خون کے بازار گرم ہوئے، عزتیں تار تار ہوئیں، قافلوں کے قافلے لٹ گئے، جائیدادیں ضبط ہو گئیں، گھر والے بے گھر ہو گئے" ہم نے قیام پاکستان کیلئے کی تھی۔ یہ مصیبتیں یہ مشکلات ہمارے بزرگوں نے سبز رنگ کی لاج رکھنے کیلئے ہی سہی تھیں۔ کیا بے پناہ رکاوٹوں، بیرونی سازشوں اور محدود ترین وسائل کے باوجود پاکستان کا اسلامی دنیا کی پہلی اور واحد ایٹمی طاقت بن جانا رب تعالیٰ کا پاکستان کیلئے ایک عظیم تحفہ نہیں۔ کیا بڑے بڑے سیلف میڈ جہازوں، ٹینکوں، میزائلوں، آبدوزوں اور دیگر ساز و سامان سے لیس پاکستان دنیا کے کسی ترقی یافتہ ملک سے کم ہے۔ کیا افواج پاکستان کی کاشمار دنیا کی بہترین افواج میں نہیں ہوتا۔ بڑوں کے ساتھ ساتھ ہمارے آج کے بچے بھی بین الاقوامی سطح پر اپنی ذہانت اور صلاحیتوں کا لوہا منوار ہے ہیں۔ پاک چائنہ کوریڈور پاکستانی مستقبل میں ترقی کی ایک روشن مثال بننے جا رہا ہے

سپوت پیدا کئے۔ قدرت کی مہربانی سے پاکستان کے مختلف علاقوں سے معدنیات (کونلہ، لوہا، تیل اور گیس وغیرہ) نکلنے کی بھی نوید ہے۔ ہر طرف مایوسی نہیں بلکہ امید کی کرنیں بھی موجود ہیں۔ لیکن اس مثبت پہلو کے ساتھ ساتھ منفی پہلوؤں سے بھی نظریں نہیں چرائی جاسکتیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر تشکیل پاکستان اور پھر تکمیل پاکستان کی منزل طے کرتے ہوئے ہم بھول کر کہیں کھو گئے ہیں۔ کیا وجہ ہے! کہ قدرت ہم پر ناراض ہے۔ دہشت و خوف زدہ یہ قوم دہشت گردی اور خارجیوں کے ناسور اور شرکی وجہ سے کبھی اپنے معصوم بچوں، جوانوں، رکھوالوں اور عام معصوم شہریوں کے جنازے اٹھا اٹھا کر تھک جاتی ہے تو کبھی قدرتی آفات (زلزلے، سیلاب و حادثات) ہمیں چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیتی ہیں۔ کبھی ہم پر دہشت گرد مسلط ہو جاتے ہیں تو کبھی فرعون نما انسان!

پوری ایمانداری سے اگر ہم پاکستان کی موجودہ کیفیت اور صورتحال کا جائزہ لیں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کفار کی سازشیں اپنی جگہ، مگر اپنی پاکستانی نظریاتی اساس پر ڈٹ کر قائم رہنے کی بجائے ہم خود اس کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ ہمارے اجتماعی ریاستی نظام میں اتحاد، یگانگت، باہمی احترام، برداشت، محبت، بھائی چارے، مساوات، ایثار و قربانی، مدد، احسان، مساویانہ نظام عدل و انصاف اور آئین کی بالادستی و حکمرانی کا شدید فقدان اور بحران ہے۔ ہر طرف ایک افراتفری، کشمکش اور بھاگ دوڑ کا عالم ہے۔ دنیا اور دنیا کے مال و دولت، اختیار اور اقتدار کی حرص اور ہوس میں مبتلا ہو کر ہم اندھوں اور جانوروں کی طرح اس کی تلاش میں وحشت کے عالم میں سرگرداں ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہ ہیں۔

ہمارے سامنے بہت سارے سوالات کھڑے ہو چکے ہیں اور ان کے جوابات بھی ہم نے خود ہی ڈھونڈنے ہیں۔ کیا ہمارے لین دین، تجارت، کاروبار، دکانداری، نوکریاں اور روزگار کے دیگر وسائل اور ہمارے روزمرہ کے معاملات جائز اور حلال ہیں؟ کیا محلے اور شہر میں ہمارا رہن سہن، ہمسایوں کے

معاشرت دینی تعلیمات کے مطابق ہے۔؟ کیا ایک دوسرے کی عزت و احترام، جان و مال کی حفاظت، سچائی، ایمانداری، راست بازی اور عاجزی کو اپنانے اور بخل، بغض، دوسروں کی غیبت، عیب جوئی، چغل خوری، تہمت لگانے، الزام تراشی، گپڑی اچھالنے اور جھوٹ بولنے والے فتنج اعمال سے بچنے کے اخلاق کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔۔۔؟

ہم بھی کیا مسلمان ہیں! نہ رب کو راضی کر سکے اور نہ ہی اس کے بندوں کو۔ نہ صحیح نمازیں پڑھیں روزے رکھے، زکوٰۃ کی ادائیگی کے اصول و مصارف کا تو سرے سے پتہ ہی نہیں۔ فضولیات، خرافات، جھوٹی اور مصنوعی نمود و نمائش پر اپنی دولت اور مال کا ضیاع کرتے ہیں اور اس بات کا ہمیں ادراک ہی نہیں کہ ان وسائل سے ہم سے وابستہ کتنے لوگوں کی کتنی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں! کتنی بے سہارا بچیاں بیاہی جاسکتی ہیں! کتنے نادار مریضوں کا علاج ہو سکتا ہے اور کتنے یتیم بچوں کے تعلیمی اخراجات کا بندوبست! دوسروں کا حق کھا جاتے ہیں۔ اپنی دولت و حیثیت کے زعم اور گھمنڈ میں دوسروں کو نیچ سمجھتے ہیں۔ لوگوں کو رسوا کرتے ہیں۔ امانتوں اور ذمہ داریوں میں خیانت کرتے ہیں۔ رشوت لینے اور دینے میں کوئی شرم بھی محسوس نہیں کرتے۔ چند ملکوں کی خاطر مردہ ضمیر لوگ ہر چیز میں ملاوٹ کر کے دوسروں کی صحت اور زندگیوں سے کھیل کر ظلم کر رہے ہیں۔ خود بھی حرام کھاتے ہیں اور اپنے بچوں کی پرورش بھی حرام کے لقموں پر کرتے ہیں۔ نہ صرف سود کھاتے ہیں کھلاتے ہیں بلکہ اس کی ترغیب و تعلیم بھی دیتے ہیں۔ ہمسایوں سے نہ کوئی جان پہچان ہے اور نہ ان سے کوئی سروکار۔ غم روزگار اور بیوی بچوں سے فرصت ملے تو پھر سوچیں والدین اور رشتہ دار کس حال و کرب میں مبتلا ہیں، بڑھاپے اور بیماری کے درد کے موسم میں انھیں ہماری کتنی ضرورت ہے۔؟ رشتوں ناطوں اور شغل زندگی میں عدل و توازن قائم کر نہیں پاتے۔ کفار کی چال اور چکر میں پھنس کر اور ان کی اندھی تقلید نے ہماری شرم و حیا کو بھی داؤ پہ لگا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اے رسول ﷺ کہہ دوہ میرے رب نے تمام بے حیائی کی باتوں کو جو ظاہر کر کے

اگر ہم اپنے منفی اجتماعی رویوں پر غور کریں تو شرم محسوس کریں گے کہ بغض، عناد، بد خوئی، غیبت، چغلی، جھوٹ، حسد، عدم برداشت، الزام تراشی، دوسروں کی بے عزتی و رسوائی، دل آزاری اور بدگمانی پھیلانے والے ہمارے منفی معاملاتی، معاشرتی اور اخلاقی رویے معاشرے میں انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ حضرت ابو امامہ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، شر کا خالق اس کو مقدر کرنے والا میں ہی ہوں۔ خرابی ہو اس شخص کیلئے میں نے شر کو پیدا کیا اور اس کی ذات سے شر کو جاری کیا۔ (قضائی)۔

غرضیکہ ہماری اس موجودہ دگرگوں صورتحال، ذاتی مفادات، اختیار و اقتدار کی جنگ، عدم برداشت اور باہمی نفرت نے ہمارے اخلاقی، مذہبی و تہذیبی رویوں کو متاثر کر کے ہمیں سیاسی اور مذہبی طور پر بری طرح تقسیم کر دیا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ یقیناً آج بھی پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی محبوب اور عظیم ہستیاں موجود ہیں جن کی بدولت ہی پاکستان رواں دواں ہے۔ پاکستان رب تعالیٰ کا تحفہ ہے اور ہم ایک آزاد و خود مختار قوم ہیں، یقین کریں پاکستان کو تباہ کرنے والے ہاتھ خود کٹ جائیں گے۔ پس ہمیں اپنے انفرادی مذہبی، سیاسی، دینی، اخلاقی اور تہذیبی رویوں اور چال چلن میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ تمام تر سیاسی وابستگیوں، مذہبی فرقہ بندیوں، مذہبی و سیاسی منافرت، ذاتی مفادات کے حصول اور دنیا کی دولت کی حرص سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف پاکستانی اور مسلمان بن کر سوچنے اور غور کرنے کی کوشش اور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد



ماہ شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت، نوافل، وظائف

شب برات یعنی ماہ شعبان کی پندرہویں رات بہت مبارک ہے اس کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ اس شب مبارک میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق تقسیم فرماتا ہے اور پورے سال میں ان سے سرزد ہونے والے نیک و بد اعمال اور پیش آنے والے واقعات مثلاً لڑائی، زلزلے، موت، سکھ دکھ وغیرہ سے اپنے فرشتوں کو واقف فرماتا ہے۔

احادیث شریف

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) تم جانتی ہو اس رات میں کیا ہوتا ہے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بتلایئے اس میں کیا ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس رات میں یہ ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے جو شخص اس سال پیدا ہوگا اور جو اس سال میں مرے گا اس کا مرنا اور پیدا ہونا لکھا جاتا ہے اور جو فرشتے ان کاموں پر مقرر ہیں ان کو اطلاع دی جاتی ہے اور جتنا جتنا رزق مخلوق کو اس برس میں ملے گا سب لکھا جاتا ہے اور اس پندرہویں رات اللہ تعالیٰ سوورج ڈوبتے ہی اس دنیا کے آسمان پر تشریف لاتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی نیک بندہ ایسا ہے جو ہم سے بخشش مانگے تو ہم اس کو بخش دیں کوئی رزق مانگے تو ہم اس کو رزق دیں۔ کوئی مصیبت کا مارا دعا کرے تو اس کی مصیبت دور کریں۔ اسی طرح صبح ہونے تک ارشاد فرماتے ہیں بس بندوں کو چاہئے کہ اس رات میں خوب عبادت کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ اس رات میں اپنی مہربانی سے بے شمار بندوں کو بخشا ہے مگر کافر، مشرک، کینہ رکھنے والے کو اور قاتل کو نہیں بخشا۔ (مشکوٰۃ) ف باغ

جنت صفحہ ۲۷۲

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے، جب ماہ شعبان کی پندرہویں شب ہو تو اس رات میں اللہ کی عبادت کیا کرو اور پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھا کرو بے شک

ہے کوئی بخشش مانگنے والا ہے تو اس کو بخش دوں کوئی روزی طلب کرنے والا ہے تو اس کو رزق دے دوں کوئی مصیبت زدہ عافیت طلب کرنے والا ہے تو اس کو عافیت دے دوں، ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا ہے اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔ (ابن ماجہ)

کس قدر افسوس کی بات ہوگی اگر ہم، باوجود ازسرتا پانگنا ہوں میں ڈوبے ہوئے ہونے کے، اس مبارک موقع سے فائدہ نہ اٹھائیں اور بجائے نیک اعمال، توبہ اور استغفار کے آتش بازی اور دیگر گناہوں کے کاموں میں وقت ضائع کر دیں۔ دنیا چند روزہ ہے اور قیامت برحق ہے۔ پس لازم ہے کہ اس شب مبارک میں گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا و آخرت کی خیر طلب کریں۔ تقدیر کا الٹ پھیر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ دعا تقدیر کے لکھے ہوئے کو مٹا سکتی ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ اس شب میں عبادت کی نیت سے

۱۔ غسل کر کے دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک (۱) بار اور سورۃ اخلاص تین (۳) بار پڑھیں

۲۔ اور مغرب کے وقت ہی سے عبادت میں مشغول ہو جائیں تاکہ نامہ اعمال کی ابتداء اچھے کاموں سے ہو۔

۳۔ غروب آفتاب سے پہلے چالیس (۴۰) بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیں۔

۴۔ رات کو قرآن پاک، درود شریف پڑھیں اور صلوٰۃ تسبیح و دیگر نوافل ادا کریں۔

شبِ برات کے نوافل

بحوالہ۔ مولانا غلام سبحانی، ضیاء القرآن سنٹر، اسلامک اکیڈمی

ترکیب : شبِ برات بعد نماز مغرب چھ رکعتیں، دو دو رکعت کر کے ادا کرے۔ پہلی بار درازی

عمر بالخیر و برکت، دوسری بار دفع بلا، تیسری بار مخلوق کا محتاج نہ

ہونے کی نیت سے ہر دو گانہ کے بعد سورۃ یٰسٰن ایک بار سورۃ اخلاص اکیس (۲۱) بار پڑھے اس

ترکیب: بعد نماز مغرب دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ حشر کی تین آخری آیات ایک ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ **فضیلت:** یہ نماز مغفرت گناہ کیلئے بہت افضل ہے۔

ترکیب: سو رکعات نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس دس بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ **فضیلت:** اس نماز کو صلۃ الخیر کہتے ہیں، جو شخص یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر دفعہ نگاہ کرے اور ہر نگاہ میں اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ادنیٰ حاجت بخشش ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

ترکیب: حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا نیاز مندا متی شبِ برات میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ **فضیلت:** اس کے پڑھنے والے کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کی عمر میں برکت ہوگی۔ (نزهۃ المجالس)

ترکیب: شعبان کی پندرہویں شب دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص پندرہ مرتبہ سلام کے بعد درود شریف ایک سو مرتبہ پڑھ کر ترقی رزق کی دعا کرے۔ **فضیلت:** انشاء اللہ اس نماز کے باعث رزق میں ترقی ہوگی۔

ترکیب: شعبان کی پندرہویں رات آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھے۔ **فضیلت:** اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کیلئے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا جو اسے عذاب قبر سے نجات کی اور داخل بہشت ہونے کی خوشخبری دیں گے۔

وظائف

۱۔ رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان المعظم میں جو کوئی تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر مجھے بخشے گا بروز حشر اس کی شفاعت کرنی مجھ پر واجب ہو جائیگی۔

۲۔ شعبان کی پندرہویں رات کو سورۃ یٰسین شریف تین مرتبہ پڑھنے سے حسب ذیل فائدے

دُعَاءُ نِصْفِ شَعْبَانَ الْمُعَظَّمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هـ

اللَّهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ ☆ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ☆
 يَا ذَا الطُّوْلِ وَالْإِنْعَمِ ☆ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهَرَ الْلَا جِئْنَ ☆ وَ
 جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ ☆ وَأَمَانَ الْخَائِفِينَ ☆ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ
 كَتَبْتَنِي عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا أَوْ مَحْرُومًا أَوْ مَطْرُودًا أَوْ
 مُقْتَرَأً عَلَى فِي الرِّزْقِ فَامْحُ ☆ اللَّهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَا وَتَيَّ وَ
 حَرَمَانِي وَطَرْدِي وَاقْتَارَ رِزْقِي ☆ وَأَثْبَتْنِي عِنْدَكَ فِي
 أُمِّ الْكِتَابِ سَعِيدًا مَرزُوقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ ☆ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَ
 قَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ ☆ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ
 الْمُرْسَلِ ☆ يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ ☆ وَعِنْدَهُ أُمُّ
 الْكِتَابِ ☆ إِلَهِي بِالتَّجَلِّي الْأَعْظَمِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ
 شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ ☆ الَّتِي يُفَرِّقُ فِيهَا كُلَّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَ
 يُبْرِمُ ☆ أَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبُلُوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا
 نَعْلَمُ ☆ وَأَنْتَ بِهِ أَعْلَمُ ☆ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ ☆
 وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
 وَسَلَّمَ ☆ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆

دعائے نصف شعبان معظم

ترجمہ:

اے میرے اللہ! تو ہی سب پر احسان کرنے والا ہے اور تجھ پر کوئی احسان نہیں کر سکتا۔ اے بزرگی اور مہربانی رکھنے والے اور اے بخشش کا انعام کرنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی گرتوں کو تھا منے والا ہے بے پناہوں کو پناہ دینے والا اور پریشان حالوں کا سہارا ہے۔ اے اللہ، اگر تو نے مجھے اپنے پاس امّ الکتاب میں بھٹکا ہوا، محروم یا کم نصیب لکھ دیا ہے، تو اے اللہ، اپنے فضل سے میری بدبختی، راندگی اور روزی کی کمی کو مٹا دے اور اپنے پاس امّ الکتاب میں مجھے خوش نصیب وسیع الرزق اور نیک کردے۔ بیشک تیرا یہ کہنا تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل ﷺ کے ذریعہ ہمیں پہنچی ہے، سچ ہے، کہ اللہ جسے چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے بنادیتا ہے، اسی کے پاس امّ الکتاب ہے اے خدا، تجلّٰ اعظم کا صدقہ، اس نصف شعبان المعظم کی رات میں جس میں تمام چیزوں کی تقسیم و نفاذ ہوتا ہے میری بلاؤں کو دور کر خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں اور جن سے تو واقف ہے، بیشک تو ہی سب سے برتر اور بڑھ کر احسان کرنے والا ہے۔ اللہ کی رحمت و سلامتی ہو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور آپکی آل و اولاد اور صحابہؓ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آمین۔

حادثات سے بچنے کا وظیفہ

حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوالدرداءؓ صحابی (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کا مکان جل گیا۔ فرمایا نہیں جلا، پھر دوسرے شخص نے یہی اطلاع دی تو فرمایا نہیں جلا، پھر تیسرے آدمی نے یہی خبر دی آپ نے فرمایا نہیں جلا۔ پھر ایک اور شخص نے آکر کہا کہ اے ابو الدرداء آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی۔ فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا (کہ میرا مکان جل جائے) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے شام تک اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی۔

(میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے، اس لئے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا)۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ
وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ
وَ مَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ
كُلِّ دَاۤءٍ اَنْتَ اَخِذُ بِنَاصِیَّتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی

بچوں کیلئے مسنون دعاؤں کا خوبصورت تحفہ

بچپن میں اپنے والدین کی تربیت اور اہتمام کی وجہ سے میں نے قرآن کریم کی کچھ سورتیں اور کچھ تھوڑی دعائیں یاد کی تھیں جو الحمد للہ مجھے آج تک نہیں بھولیں، جو کہ میرے لئے بحیثیت مسلمان بہت بڑا سرمایہ ہے۔ لیکن آج بھی تشنگی ہے کہ کاش میں بچپن میں ہی زیادہ سے زیادہ قرآنی سورتیں اور زیادہ سے زیادہ مسنون دعائیں یاد کر لیتا جو کہ اب ناممکن سا لگتا ہے۔ آپ یقیناً محسوس کرتے ہوں گے اور مجھ سے اتفاق کریں گے کہ آج کے والدین بے پناہ مصروفیات اور دنیاوی چند روزہ زندگی میں کھو کر شاید اپنے بچوں کی دینی تعلیمات، تربیت اور اخلاق پر اتنی توجہ نہیں دے پاتے جتنی توجہ وہ دنیاوی تعلیمات پر دیتے ہیں۔ بچوں کو ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، سائنسدان، سیاست دان، بیوروکریٹ، آرمی آفیسر، جج، صحافی وغیرہ بنانے کیلئے تعلیم سے آراستہ کرنا اور باعزت روزگار کے قابل بنانا سب والدین کی خواہش اور خواب ہوتا ہے۔ اور یہ بالکل جائز اور اچھی خواہش ہے کہ اس طرح ہمارے بیٹے اور بیٹیاں ملک و قوم کی خدمت کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن ضروری نہیں جو خواب آپ دیکھ رہے ہوں ویسا ہی ہو۔ ہر بچہ اور بچی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے مقدر و نصیب کے مطابق ہی عملی دنیا میں قدم رکھتا ہے اور آگے بڑھتا ہے۔ جو جتنی کوشش اور لگن سے تعلیم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نوازا تا ہے، اسے عہدہ، مقام اور باعزت روزگار مل ہی جاتا ہے۔ لیکن میرے زاویہ نظر میں بچوں کو دینی تعلیمات، تربیت اور اخلاق سے آراستہ کرنے کا جتنا موقع اور فائدہ بچپن میں ہوتا ہے شاید بڑے ہو کر نہیں۔ بچپن کے دنوں میں چیزیں بہت جلد یاد ہو جاتی ہیں لیکن بڑے ہو کر مشکل سے۔ لہذا بحیثیت مسلمان ہمیں اپنے بچوں کی دینی تعلیمات اور تربیت کا ان کے بچپن سے ہی بھرپور اہتمام کرنا چاہیئے۔ انہیں قرآن کریم پڑھنا اور سمجھنا سکھائیں، قرآن کریم کی چھوٹی سورتیں اور مسنون دعاؤں کو یاد کرنے کی ترغیب دیں اور نماز پڑھنے کی تعلیم و تربیت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بڑے ہو کر یہ ہمیشہ اس پر کاربند

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ (مسلم)

مسجد سے باہر آنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

گھر سے نکلنے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر (نکلتا ہوں) اور اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر اعتماد کرتا ہوں، گناہوں سے باز

رہنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے۔ (ترمذی)

گھر میں داخل ہونے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلٰی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ کے نام سے باہر آئے اور اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات

پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا۔ (ابوداؤد)

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَاثٰثِ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں

اور ناپاک جینیوں سے۔ (ترمذی)

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا:

سونے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ

ترجمہ: اے اللہ تیرے نام کے ساتھ ہی میں مرتا (سوتا) اور زندہ ہوتا (جاگتا) ہوں۔ (بخاری)

سو کر اٹھنے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَا نَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں کہ جس نے ہمیں مارنے (سونے) کے بعد زندہ کیا اور اسی کی

طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ (بخاری)

وضو شروع کرتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ (نسائی)

وضو کے بعد کی دعا:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا

کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (مسلم)

نماز کے بعد کی دعا:

رَبِّ اَعْنِيْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: اے میرے رب! میری مدد فرما اپنا ذکر کرنے پر اور شکر کرنے پر اور اچھی عبادت کرنے پر۔ (نسائی)

علم، عمل اور رزق کی دعا:

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور عمل مقبول اور پاک و حلال رزق۔ (احمد، ابن ماجہ)

دنیا و آخرت کے تمام مقاصد کی جامع دعا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -

ترجمہ: اے اللہ عطا فرما ہم کو دنیا میں نیکی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔ (بخاری و مسلم)

والدین کیلئے دعا:

رَبِّ اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَئَيْتَنِي صَغِيرًا -

ترجمہ: اے میرے رب! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پایا ہے۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

جہنم سے پناہ مانگنے کی صبح و شام کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ

(سات بار صبح و شام) اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے بچالے۔ (ابوداؤد)

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاتا ہوں اور اس کی برکت کا امیدوار ہوں۔ (ترمذی)

کھانے کی دعا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ - ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ شروع میں اور آخر میں

اللہ ہی کا نام ہے۔ (ابوداؤد)

کھانے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ -

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھانا پلانا دیا اور ہم کو مسلمان بنایا۔ (ترمذی)

دودھ پینے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ -

ترجمہ: اے اللہ اس میں برکت ڈالیں اور مزید عطا فرمائے۔ (ابوداؤد)

کسی کا شکریہ ادا کرنے کا عمدہ طریقہ:

حَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا -

ترجمہ: بدلہ دے تمہیں اللہ (اس سے) زیادہ بہتر۔ (ترمذی)

نیا کپڑا پہننے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْوَ اتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ

ترجمہ: تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھے نیا کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا

ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔ (ترمذی)

آئینہ دیکھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ -

ترجمہ: اے اللہ! جس طرح آپ نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی

اچھا بنا دیجئے۔ (ابن السنی)

لباس پہننے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِيْ هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقْنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةَ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں وہ ذات پاک ہے پہنا دیا اس نے (لباس) اور اس نے مجھے

میری طاقت اور قوت سے زیادہ رزق دیا۔ (ابن ماجہ)

سفر کی دعا:

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں لانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم بے شک اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (مسلم)

رزق حلال میں برکت اور رزق حرام سے بچنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ
ترجمہ: (اے اللہ! تو مجھے کفایت کر دے اپنے حلال کے باعث اپنے حرام سے اور مجھے غنی کر دے اپنے فضل کے ذریعہ اپنے ماسوا سے۔

دنیا و آخرت کے تمام غموں سے نجات:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔
(7 بار صبح، شام): ترجمہ: میرے لئے اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ (ابوداؤد)

تفکرات اور قرض سے بچنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ناکارہ ہونے سے اور کاہلی سے، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور کنجوسی سے، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ (اور بوجھ سے) اور (زبردست) لوگوں کے دباؤ (زبردستی) سے۔ (مشکوٰۃ)

اہل قبرستان کیلئے دعا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِاِثَرِ
ترجمہ: سلام ہو تم پر اے قبر والو بخش دے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمہیں اور تم گزر گئے اور ہم آپ کے نقش قدم

گدھے اور کتے کی آواز سن کر پڑھنے والی دعا:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ترجمہ: میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطاں مردود سے۔

(بخاری)

بشکریہ

محترم رانا سلیم احمد خان صاحب

خادم وآرگنائزر المصطفیٰ مرکز، تحصیل شیخوپورہ

نماز جنازہ کی دعا:

بالغ مرد اور عورت کی میت کیلئے دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا
وَذَكَرِنَا وَانْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنْنَا فَاحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ
وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْنَا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

نابالغ لڑکی کی میت کیلئے دعا:

اَللّٰهُمَّ جَعَلْهَا لَنَا فَرْطًا وَجَعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَجَعَلْهَا لَنَا
شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً ط

نابالغ لڑکے کی میت کیلئے دعا:

اَللّٰهُمَّ جَعَلْهُ لَنَا فَرْطًا وَجَعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَجَعَلْهُ لَنَا
شَافِعًا وَمُشَفَّعًا ط

ترکیب صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کی ایک سلام کے ساتھ چار (۴) رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں درج ذیل کلمہ پڑھا جاتا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ

نیت باندھ کر سبحانک اللہم مکمل پڑھ کر یہ کلمہ پندرہ (۱۵) مرتبہ پڑھیں۔ اعوز باللہ ،
بسم اللہ مکمل پڑھیں، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد دس (۱۰) مرتبہ، رکوع میں سبحان
ربی العظیم کے بعد دس (۱۰) مرتبہ، رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر قومہ میں دس (۱۰) مرتبہ، پھر پہلے
سجدے میں سبحان ربی الا علی کے بعد دس (۱۰) مرتبہ، پہلے سجدہ سے اٹھ کر جلسہ کی حالت
میں دس (۱۰) مرتبہ، پھر دوسرے سجدہ کی تسبیح کے بعد دس (۱۰) مرتبہ۔ اس طرح یہ تسبیح ایک رکعت
میں پچھتر (۷۵) مرتبہ ہوگئی۔

اس کے بعد دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو کر سورۃ فاتحہ سے پہلے یہ کلمہ پندرہ (۱۵) مرتبہ پڑھے۔ پھر اس
کے بعد پہلی رکعت والی ترتیب کے ساتھ پڑھتا رہتا رہے۔ چار (۴) رکعتوں میں یہ کلمے تین سو
(۳۰۰) مرتبہ پڑھے جائیں گے۔ اس طریقہ کے علاوہ اس نماز کے کئی طریقے اور ہیں۔ طریقے سب
درست ہیں۔ زیر تحریر طریقہ حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ
علیہ سے بیان کیا ہے۔ آپ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مخصوص شاگردوں میں سے ہیں اور اپنے
زمانہ کے سب سے بڑے عالم تھے۔ صحیح بخاری و مسلم میں ان سے سینکڑوں احادیث موجود ہیں۔
یہ نماز اوقات مکروہہ کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتے ہیں۔ (انوار الباری حصہ اول صفحہ ۹۶)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں **الھکم التکاثر، دوسری رکعت میں والعصر، تیسری رکعت میں قل یا یہا الکفرون**، چوتھی رکعت میں **قل هو اللہ احد** پڑھنا بہتر ہے۔ اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو پھر جو یاد ہوں، وہی پڑھ لے۔



دعائے قدح معظم

دعائے قدح معظم قرآنی اور روحانی مناجات کا مجموعہ ہے یہ دعا بے پناہ فیوض و برکات کی حامل ہے اس وجہ سے بے شمار عرفاء اور صلحاء کے معمول میں رہی ہے جس کی بنا پر انھیں قرب الہی میسر ہوا۔ اس دعا کے پڑھنے کا بے پناہ اجر اور ثواب ہے۔ جو شخص اسے روزانہ ایک مرتبہ پڑھے گا اس کے ہر کام میں خیر و برکت پیدا ہو جائے گی۔ جو شخص اسے روزانہ بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء اکتالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور سات سال تک بلا ناغہ جاری رکھے اسے اللہ کی قربت حاصل ہوگی اور مقام ولایت پر فائز ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص اس دعا کو روزانہ پڑھ سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ گاہے جب موقع ملے اسے پڑھ لیا کرے انشاء اللہ اس کا خاتمہ بالایمان ہوگا اور جو شخص روزانہ ایک مرتبہ پڑھے گا وہ عالم برزخ میں عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس کی قبر کشادہ اور منور کر دی جائے گی اور اس کی قبر کو مثل جنت کر دیا جائے گا۔ یوم آخرت میں بلا حساب بخشا جائے گا۔ غرضیکہ اسے آخرت کی منزل میں راحت اور عزت ملے گی۔

اگر کوئی اس دعا کو قبرستان میں جا کر پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی ایک جماعت کو اہل قبور کے پاس بھیجے گا اور اس کے بعد جن اہل قبور کو عذاب ہو رہا ہوگا اسے دور کر دیا جائے گا۔ اس دعا کو پڑھنا بیماری کی شفا یابی کیلئے بھی بہت اکسیر ہے اور اسے پڑھنے والا جن، بھوت اور بلاء، جادو ٹونہ سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی مقام پر کالے علم کا اثر ہو تو اس دعا کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے مکان کے چاروں کونوں پر چھڑکائیں انشاء اللہ ہر قسم کے بُرے عمل کا اثر ختم ہو جائے گا۔ بلکہ اللہ کی رحمتوں کی بارش ہوگی اس لئے ہر شخص کو چاہیئے کہ اس دعا کو کم از کم ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ (بحوالہ فقہی مجموعہ وظائف۔ علامہ عالم فقہی رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۴۳۲)

اس دعائے معظم کو سمجھ کر پڑھنے میں بہت سرور اور لذت ہے۔ آپ اس عظیم دعا کو ایک دفعہ ضرور ترجمہ

دُعَاءِ قَدْحِ مُعَظَّم

دُعَائے قدحِ معظم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاٰخِرَةِ وَالْاَوَّلٰی الَّذِیْ

ابتدا اللہ کے نام سے جو اول آخر کا رب ہے نہ اس کی

اَآغَايَةِ لَهُ وَلَا مُنْتَهٰی لَهُ فِی السَّمٰوٰتِ

ابتداء ہے اور نہ اُس کی انتہی ہے آسمان کی بلندیوں میں جو کچھ ہے

الْعُلٰی ۝ الرَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝

اسی کا ہے رحمن جو عرش پر جلوہ افروز ہے۔

لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا

زمین و آسمانوں کی ہر چیز اُسی کی ہے اور جو کچھ

بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ۝ ۝ وَإِنْ تَجْهَرْ

اُن میں ہے اور جو تحت الثری میں ہے اور اگر تو کوئی بات

بِالْقَوْلِ فَاِنَّهُ یَعْلَمُ السِّرَّ وَآخَفٰی ۝ اللّٰهُ

کہے تو بے شک وہ پوشیدہ رازوں کو جاننے والا ہے اللہ کے

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ۝ اللّٰهُ

سوا کوئی معبود نہیں اسی کے اچھے نام ہیں اللہ

عَظِيمُ الْعُظَمَاءِ دَائِمُ النِّعَمَاءِ قَاهِرُ

عظمتوں میں عظیم نعمتوں میں دائمی دشمنوں پر

الْأَعْدَاءِ الرَّحْمَنُ الْعَاطِفُ عَلَى خَلْقِهِ

قاہر مہربانی کرنے والا رحمن اپنی مخلوق پر ساتھ اپنے

يَرْزُقُهُ الْمَعْرُوفُ بِلُطْفِهِ الْعَادِلُ فِي

رزق کے اپنے لطف و کرم میں معروف اپنے حکم میں عادل

حُكْمِهِ الْعَالِمُ فِي مُلْكِهِ رَحِيمًا يَخْلُقُهُ

اپنے ملک میں عالم اپنی مخلوق کے ساتھ رحیم

رَحِيمُ الرَّحْمَاءِ عَلِيمُ الْعُلَمَاءِ بَصِيرُ

سب رحیموں سے رحیم علماء کا علیم بصیرتوں کا

الْبَصَرَاءِ بَاعَثُ الْأَنْبِيَاءَ صَاحِبُ الْأَوْلِيَاءِ

بصیر انبیاء کو مبعوث کرنے والا اولیاء کا صاحب

سُبْحَانَهُ قَادِرٌ عَلَى مَا يَشَاءُ قَدِيرٌ سُبْحَانَ

وہ پاک ہے ہر قدرت پر جس طرح چاہے قادر ہے پاک ہے

الْمَلِكِ الْحَمِيدِ ذِي الْعَرْشِ الْمَجِيدِ

بادشاہ حمد والا عرش مجید والا

فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ رَبُّ الْأَرْيَابِ وَمُسَبِّبٌ

وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے ارباب کا رب اور اسباب کا

الْأَسْبَابِ وَسَابِقُ الْأَسْبَاقِ وَرَازِقُ

مسبب اور اسباق کا سابق اور ارزاق کا

الرَّزَاقِ وَخَالِقُ الْخَلَائِقِ وَقَادِرُ

رازق اور مخلوق کا خالق اور مقدور کا

الْمَقْدُورِ وَقَاهِرُ الْمُقَهَّرِ وَعَادِلُ فِي

قادر اور سرکشوں پر قہر کرنے والا اور یوم حشر و

يَوْمِ الْحَشْرِ وَالنُّشُورِ إِلَهَ الْعَالَمِينَ جَامِعُ

نشور کا عادل عالمین کا معبود یوم واقعہ کو

النَّاسِ يَوْمَ الْوَاقِعَةِ رَبُّنَا غَفُورٌ رَحِيمٌ

لوگوں کو جمع کرنے والا ہمارا رب غفور رحیم

حَلِيمٌ شَكُورٌ الْأَوَّلُ الْقَدِيمُ خَالِقُ

حلیم شکور قدامت میں اول عرش عظیم

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالسَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ

آسمانوں اور زمینوں کا خالق

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَابِلُ التَّوْبَةِ شَكُورٌ

اور وہ سُننے والا علم والا ہے توبہ قبول کرنے والا شکور

حَلِيمٌ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

حلیم غفور رحیم ہے اور تمام حمد اسی اللہ کی ہے جو

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ

عرش عظیم کا رب ہے وہ اول آخر ظاہر

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَالِدَ آيُمِ الرِّازِقِ

اور باطن ہے مخلوق اور چوپاؤں کو ہمیشہ

لِلْخَلَائِقِ وَالْبَهَائِمِ صَاحِبُ الْعَطَايَا وَ

رزق دینے والا ہے وہ صاحب عطا ہے

دَافِعُ الْبَلَايَا يَا مَنْ يَشْفِي السَّقِيمَ وَ

اور دافع بلا ہے جو بیماری سے شفا دیتا ہے

يَغْفِرُ الْخَاطِئِينَ وَيَبْغِضُ النَّادِمِينَ وَ

اور خطائیں کرنے والوں کو معاف کرتا ہے اور ندامت کرنے والوں سے درگزر کرتا ہے

يَعْفُو الظَّالِمِينَ وَيُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَيُنْجِي

اور ظالموں کو معاف کرتا ہے اور صالحین سے محبت رکھتا ہے ڈرنے والوں

الْمُتَعَمِّرِينَ وَيُنْذِرُ الْمُنْذَرِينَ وَيَسْتُرُ

کو ڈراتا ہے اور گناہوں کو چھپاتا

الْمُذْنِبِينَ وَيُؤْمِنُ الْخَائِفِينَ سُبْحَانَكَ

ہے اور خوف رکھنے والوں کو امن دیتا ہے تو پاک ہے

سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَرِيمُ الْمُعْبُودُ

تو پاک ہے نہیں کوئی معبود کہ تو کریم معبود ہے

كَثِيرُ الْعَطَايَا وَغَافِرُ الْخَطَايَا سَاتِرُ الْعُيُوبِ

کثرت سے عطا والا ہے اور خطائیں معاف کرنے والا ہے اور عیوب پر پردہ ڈالنے

شَكُورٌ رَّحِيمٌ عَالِمٌ مَا فِي الصُّدُورِ مُنِيتٌ

والا ہے شکور ہے رحیم ہے سینوں میں جو کچھ ہے جانتا ہے کھیتی اور

الزُّرَّاءِ وَالْأَشْجَارِ وَمُدَبِّرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

درختوں کو اُگاتا ہے رات اور دن کی تدبیر کرتا ہے۔

فَالِقُ الْحُبُوبِ خَالِقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور دانوں کو پھاڑنے والے آسمانوں زمین کے خالق

غَنِيٌّ عَنِ الْخَلَائِقِ قَاسِمُ الْأَرْزَاقِ

مخلوق سے غنی رزق کو تقسیم کرنے والے

عَلَامُ الْغُيُوبِ مُذْهِبُ الْهُمُومِ أَنْتَ

غیبوں کو جاننے والے غموں کو دور کرنے والا ہے تو وہ

الَّذِي سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُورُ النَّهَارِ

ہے کہ تیرے لیے سجدہ ہے رات کی تاریکی اور دن کا نور

وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ

اور چاند کی روشنی اور سورج کی شعاعیں اور بہتے پانی کا

الْمَاءِ وَخَفِيقُ الشَّجَرِ إِلَهِي أَنْتَ الَّذِي

شور درختوں کا چھپانا تیرے لیے ہے اے اللہ تیری مثل کوئی

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

چیز نہیں اور وہ ہر چیز پر قادر

قَدِيرٌ وَأَنْتَ الَّذِي تَعْلَمُ السِّرَّ وَالْإِعْلَانَ

ہے اور تو پوشیدہ اور ظاہر جو دلوں

وَمَا فِي الْقُلُوبِ ۝ إِلَهِي أَنْتَ الَّذِي تَعْفُو

میں ہے جانتا ہے یا الہی تو ان گناہوں کو جس میں

عَنِ الْمَعَاصِي بَعْدَ أَنْ تَخْرُقَ فِي

ہم بھٹنے ہوں معاف کر دیتا ہے۔

الذُّنُوبِ ۝ إِلَهِي أَنْتَ الَّذِي قُلْتَ لَا

الہی! تو وہ ہے کہ تیرا قول ہے کہ اللہ کی

تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ

رحمت سے نا امید نہ ہونا چاہیے بے شک اللہ تمام گناہ

الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

معاف کرتا ہے بے شک وہ غفور الرحیم ہے

وَأَنْتَ بِقَوْلِكَ صَادِقٌ لَسْتَ بِمَكْذُوبٍ

تو اپنے قول کے مطابق صادق ہے اس میں جھوٹ بالکل نہیں

نَجِّنِي يَا اللَّهُ مِنَ الْكُرْبِ الْعَظِيمِ وَالْغَمِّ

اے اللہ مجھے کرب عظیم سے اور غم سے نجات دے

وَأَنْتَ غِيَاثُ كُلِّ مَكْرُوبٍ وَمَصْرُوفٍ

اور تو ہر مکروب اور مصروف اور مظلوم کی مدد

وَمَظْلُومٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کرتا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے

وَأَحْفَظُنِي مَوْلَايَ مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا

اے مولا مجھے دنیا اور آخرت کی آفات سے محفوظ

وَالْآخِرَةِ وَلَا تَفْضَحْنِي يَا سَيِّدِي عَلَى

کر اور اے سردار قیامت کے دن مجھے خلقت

رُءُوسِ الْخَلَائِقِ خَاصَّةً فِي الْيَوْمِ

کے سامنے رسوا نہ کر

الْمَوْعُودِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

كَبِيرًا لَا ضِدَّ لَهُ وَلَا نِدَّ لَهُ وَلَا شَبَّاهَ لَهُ

بڑا نہیں کوئی اس کا مد مقابل اور نہ اس جیسا کوئی ہے اور نہ کوئی اس جیسا ہے

وَلَا حِدَّ لَهُ وَلَا عَدَّ لَهُ وَلَا مِثْلَ لَهُ وَلَا

اور نہ اس کی کوئی حد ہے اور نہیں کوئی اس کے جوڑ کا اور نہ اُس کی مثال ہے نہ اس

كُفُولَهُ وَلَا نَظِيرَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ لَهُ وَلَا

کا کفو ہے اور نہ کوئی اس کی نظیر اور نہ اُس کا کوئی وزیر ہے اور

شَرِيكَ لَهُ فِي الْمُلْكِ أَسْأَلُكَ يَا عَزِيزًا

بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں یا عزیز یا عزیز

عَزِيزُ يَا عَزِيزُ أَنْ تُعْزِّرَنِي بِالْعِزَّةِ وَ

یا عزیز مجھے اپنی عزت، عظمت اور کبریائی،

الْعُظْمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ

ہمت، قدرت اور جبروت کے ساتھ عزت

وَالْجَبْرُوتِ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا

سے نواز یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا

رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ

رحمن یا رحمن یا رحمن یا رحیم

يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ أَنْ تُرِينِي فِي مَنَامِي

یا رحیم یا رحیم مجھے خواب میں اپنے نبی کی زیارت

لِقَاءَ نَبِيِّكَ وَمَا رَجَوْتُ مِنْكَ وَأَكْرِفْنِي

سے بہرہ ور فرما جو میں تجھ سے امید رکھتا ہوں اور مغفرت

بِسُغْفَرَتِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کے ساتھ میرا اکرام کر بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اور نہیں جرات اور قوت مگر اللہ کے بغیر جو بلند عظمت والا ہے

اللَّهُمَّ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ

اے اللہ اے حنان اے منان اے جلال اور عزت

الْاِكْرَامِ اَشْهَدُ أَنَّ كُلَّ مَعْبُودٍ مِّنْ دُونِكَ

والے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا تمام معبود باطل ہیں

بَاطِلٌ اٰمَنْتُ بِاَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَضِيتُ

میں ایمان لایا یہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں راضی ہو جا

رَبَّنَا يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ اَعِثْنِي مِنَ

ہمارے رب اے مدد کرنے والے میری مدد کر اور آگ سے

النَّارِ وَنَجِّنِي مِنْ سَخَطِكَ وَاجْرِنِي مِنَ

بجائے اور نجات دے اپنی پکڑ سے اور عذاب سے

عَذَابِكَ وَفَرِّجْ عَنِّي شَرَّ كُلِّ خَلْقِكَ وَ

بجائے اور دور کر مجھ سے شر تمام مخلوق کا

ارْزُقْنِي رِزْقًا وَّاسِعًا مُبَارَكًا حَلَالًا طَيِّبًا

اور مجھے برکت والا کشادہ حلال پاک رزق دے

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے جلال اور عزت والے۔

اللَّهُمَّ اَعِثْنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ

یا اللہ تو مجھے بے نیاز فرما دے اپنے حلال کے ذریعہ حرام سے

بِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ

اور میری مدد کر معصیت سے اطاعت کے ساتھ اور اپنے فضل کے

عَمَّنْ سِوَاكَ إِلَهِي خَلَقْتَنِي وَلَمْ أَكُ

ساتھ تیرے سوا کوئی نہیں اے اللہ تو نے مجھے پیدا کیا اور نہیں کوئی

شَيْئًا ۝ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَارْتَكَبْتُ

چیز ظلم کیا میں نے اور مجھ سے گناہ مرتکب

الْمَعَاصِيَ وَأَنَا مُقَرَّبٌ لِرَبِّي يَا رَبِّ

ہوئے اور میں گناہوں میں مبتلا ہوں اے رب

يَنْقُصُ مِنْ مُلْكِكَ شَيْءٌ وَّارَ

کی ہوگی تیری بادشاہت میں کسی چیز کی یہ کہ تو

عَذَّبْتَنِي يَا رَبِّ فَلَا يَزِيدُنِي سُلْطَانُكَ

مجھے عذاب دے اور نہ سلطنت میں اضافہ ہو گا

شَيْءٌ يَا رَبِّ تَجِدُ مَنْ تُعَذِّبُهُ غَيْرِي

اے رب تیرے غیر سے تیرا عذاب کچھ نہیں مل سکتا

وَ أَنَا لَا أَجِدُ مَنْ يَغْفِرُ لِي ذُنُوبِي غَيْرَكَ

اور تیرے بغیر کسی سے میرے گناہوں کی مغفرت نہیں مل سکتی

يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اے غفور اے رحیم اے جلال اور عزت والے

وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے اور صلوة ہو اللہ کی جو

عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ

مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پران کی آل پر اور ان کے

اجْمَعِينَ ۝ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

صحابہ پر اور سب پر اور سلام زیادہ سے زیادہ ساتھ اپنی

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

